بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سعادتِ ابدی

زیارت

ریاض الجنۃ

مرتبہ

محمد یوسف بی اے نقشبندی مجددی نوری

ناشران

...ام اہلسنت رجسٹرڈ

...محمد منزل، مین بازار منصور آباد فیصل آباد۔

3850

3850

ذخیرہ صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

جو 2001ء میں میاں صاحب نے

پنجاب یونیورسٹی لائبریری کو عطا فرمایا

PUNJAB
UNIVERSITY
LIBRARY
LAHORE

CLASS NO. ....

BOOK NO. ....

S-369 -Punjab University Press 10,000 29-1-2003

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاءوک فاستغفروا اللہ
واستغفر لھم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما

من زارنی بعد موتی فکانما زارنی فی حیاتی ٭ من زار قبری وجبت لہ شفاعتی

اے درت کعبۂ ارباب نجات : قبلتے وجہک فی کل صلاۃ

سعادت ابدی

زیارت ریاض الجنۃ

بار دوم ستمبر ۱۹۸۲ء

مؤلفہ

محمد یوسف بی اے نقشبندی مجددی نوری

زیر سرپرستی

پیر طریقت رہبر شریعت صوفی سید محمد مسعود الحسن صاحب مدظلہ العالی
سجادہ نشین آستانہ عالیہ نوریہ چورہ شریف

ناشران: جماعت خدام اہلسنت رجسٹرڈ، احمد منزل ۵۰۵ سٹریٹ منصور آباد فیصل آباد

Marfat.com

ما ان مدحت محمداً بمقالتی　　لٰکن مدحت مقالتی بمحمدٍ

انتساب

87100

یہ بندہ ناچیز، ادب و تعظیم کے گلشن کا گل چین !

زیارت ریاض الجنّۃ

کو

اپنے جذب و کیف اور ارادت و عقیدت کے رشتے میں مربوط کر کے

گنبد خضراء

کے آستانہ علیا میں بصد ادب و احترام پیش کرتا ہے

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمٖ

اور اس بارگاہ اقدس کے توسط سے اپنے والدِ محترم

میاں محمد اسماعیل نقشبندی مجددی

مرحوم و مغفور

کی عالم برزخ میں آسانی اور نجات اخروی کا امیدوار ہے

زیں ہمہ با سایہ لطفت پناہ آوردہ ام

محمد یوسف بی اے نقشبندی مجددی نوری

Marfat.com

جھلک

نمبر شمار		صفحہ نمبر	نمبر شمار		صفحہ نمبر
١	تہنیت	٤	١٣	تابناک یادگاریں	٢٦
٢	تبریک	٥	١٤	i- مسجدیں	"
٣	تقریظ	٦	١٥	ii- کنوئیں	٣٩
٤	تقدیم	٧	١٦	iii جنت البقیع	٤٢
٥	مدینہ منورہ و نقشہ	٨، ٩	١٧	iv- اقامت گاہیں	٤٦
٦	گنبد خضرا	١٢	١٨	مدینہ منورہ کے پہاڑ	٤٨
٧	تعمیر و تجدید روضہ اطہر	١٣	١٩	زیارت گنبد خضرا	٥٠
٨	روضہ اطہر کے خصوصی واقعات	١٥	٢٠	بشارتیں	٥١
٩	مسجد نبویؐ	١٧	٢١	صحابہ کرام کے ارشادات و معمولات دعائے امت	٥٢
١٠	ریاض الجنۃ	٢٢	٢٢	آداب مدینہ	٥٥
١١	اسطوانات (ستون)	٢٣		آداب مسجد نبویؐ اور روضہ اطہر	٥٧
١٢	مسجد نبویؐ کی عظمت	٢٤		الوداع اے دیار رسول الوداع	٦٤

مراجع الکتاب

— جذب القلوب شیخ عبد الحق محدث دہلویؒ — آثارِ مدینہ منورہ از عبد القدوس انصاری

— خلاصۃ الوفا از سید سمہودی مدنیؒ — سیرتِ رسول عربیؐ از علامہ نور بخش توکلیؒ

— کتاب الشفاء از قاضی عیاض اندلسی مالکیؒ — مجموعہ وظائف از قاری رضاء المصطفیٰ اعظمی مدظلہ

— شفاء السقام از امام سبکی شافعی رحمۃ اللہ علیہ — انوارِ مدینہ الحاج اللہ دھایا۔

Marfat.com

پیرِ طریقت رہبرِ شریعت مرجع علماء و صوفیاء

تہنیت

جناب صوفی سیّد محمد مسعود الحسن صاحب

نقشبندی مجددی نوری

سجادہ نشین آستانۂ عالیہ نوریہ چورہ شریف

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

یہ کتاب "زیارت۔ ریاض الجنۃ" اپنے عنوان کے لحاظ سے بے مثال ہے اس کتاب کو بندۂ درویش نے اوّل سے لے کر آخر تک پڑھا ہے اور بعض مقامات پر اس کی تصحیح کی ہے۔ اس کا ہر مضمون ایک نیا رنگ لیے ہوئے ہے۔ یہ کتاب تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب شہر مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت لیے ہوئے جیسا کہ یہ مقام اپنے مرتبے کے لحاظ سے اعلیٰ و ارفع ہے۔ اور اپنی محبوبیت کے لحاظ سے بہت محبوب ہے اس کی محبوبیّت ہر وہ مسلمان جو راسخ العقیدہ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دلی محبت رکھنے والا ہے اس کے دل میں حد سے زیادہ پائی جاتی ہے۔ اسی وجہ سے یہ کتاب بھی محبوب ہے۔ سب وہ مسلمان جو حج بیت اللہ کا ارادہ رکھتے ہوں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک شہر اور گنبدِ خضرا کی زیارت کا شوق دل میں رکھتے ہوں اُن کے لیے انشاءاللہ مشعلِ راہ ثابت ہوگی۔

ربّ العزّت اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل مؤلف کی اس مخلصانہ سعی کو قبول و منظور فرمائے!

آمین ثم آمین! بحرمت سید الاوّلین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم

بندہ درویش

محمد مسعود الحسن (چورہ شریف)

Marfat.com

تبریک

پیرِ طریقت رہبرِ شریعت مخدوم اہلسنّت جناب

الحاج ابوالعطار سیّد نذر حسین شاہ بخاری نقشبندی

صدر ورلڈ اسلامک مشن ضلع فیصل آباد

فقیر نے رسالہ "زیارت ریاض الجنۃ" کا مختلف مقامات سے مطالعہ کیا مصنف نے اپنی پوری کوشش کی ہے کہ اس مختصر رسالہ میں زائرین "حرم مدینہ" منورہ کے لیے مدینہ شریف کے مقدس مقامات کی نشاندہی ہو سکے۔

اکثر دیکھا ہے کہ اہل زبان نہ ہونے کی وجہ سے بہت سے زائرین کرام بعض مقامات مقدسہ کی زیارت سے محروم رہ جاتے ہیں۔ فاضل مصنف نے اس رسالہ میں دریا کوزے میں سمیٹ کر رکھ دیا ہے

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صدقہ وسیلہ جلیلہ سے مصنف کی اس سعی کو قبول و منظور فرمائے اور مزید خدمتِ دینِ متین کی توفیق بخشے اور اس رسالہ کو زائرین حرم محترم کے لیے مشعلِ راہ بنائے آمین! ثم آمین

بجاہ سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم

ابوالعطار سیّد نذر حسین شاہ

فیصل آباد

Marfat.com

تقریظ

مناظر اہلِ سنت جامع معقول و منقول

حضرت علامہ مولانا **محمد صدیق** نقشبندی مجددی

خطیبِ اعظم سانگلہ ہل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

زیرِ نظر کتابچہ کے مؤلف محترم جناب محمد یوسف بی اے نقشبندی مجددی دینِ اسلام کی اشاعت کے لئے مسلسل کوشاں ہیں موصوف کی اس کے علاوہ چند اور کتب بھی منظرِ عام پر آکر شرفِ قبولیت حاصل کر چکی ہیں۔

صاحبِ دل حضرات اگرچہ مدینہ منورہ کا نام سن کر ہی رقتِ قلب محسوس کرتے ہیں لیکن اس کتابچہ کے مطالعہ سے قلب میں مزید جذب کی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ تعارفِ مدینہ منورہ کی بالعموم تمام مسلمانوں کے لئے، اور بالخصوص عازمین حج کے لئے سخت ضرورت تھی جسکو موصوف نے پورا کر دیا ہے۔

دعا ہے کہ سبحانہٗ تعالےٰ رفیق محترم کو مزید خدمتِ اسلام کی توفیق مرحمت فرمائے! آمین ثم آمین!

دعا گو

محمد صدیق نقشبندی مجددی

خطیبِ اعظم سانگلہ ہل

Marfat.com

مقدمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم اما بعد ....

بمقامے کہ نشانِ کفِ پائے تو بود
عمرہا سجدۂ صاحب نظراں خواہد بود

جس پروانہ میں طلبِ شمع نہ ہو اور اس شمع پر جاں نثار نہ ہو وہ پروانہ نہیں کہلا سکتا بالکل اسی طرح ..... جس مسلمان کے قلب میں مدینہ منورہ اور گنبد خضرا کی حاضری کی لگن اور تڑپ موجود نہ ہو اس مؤمن کا ایمان کامل نہیں ہو سکتا۔

خوش نصیب ہیں وہ نفوسِ قدسیہ جن کو اس بارگاہ ارفع و اعلیٰ کی حاضری نصیب ہوتی ہے لیکن عموماً علم نہ ہونے کی وجہ سے اور وہاں کی زبان نہ سمجھنے کی وجہ سے اکثر مقاماتِ مقدسہ کی زیارت اور مقاماتِ جلیلہ و عظیمہ کے آدابِ احترام بجالانے سے قاصر رہ جاتے ہیں اس لئے بندہ نے اپنی کم فہمی، بے مائیگی اور بے بضاعتی کے احساس کے باوجود دوستوں کے اصرار اور ہمت دلانے پر حتی المقدور حاجی صاحبان اور زائرین مدینہ منورہ کی راہنمائی، تلاش نقوش کف پائے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آدابِ زیارت اس مختصر کتابچہ میں جامع طور پر بیان کرنے کی سعی کی ہے۔

بندہ اپنے کرم فرما مشائخ ولی نعمت پیر طریقت رہبر شریعت سید صوفی محمد مسعود الحسن شاہ صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ نوریہ چورہ شریف (و) پیر طریقت رہبر شریعت الحاج ابو العطار سید نذر حسین شاہ صاحب بخاری نقشبندی قادری فیصل آباد، خلوص و محبت میرے لئے نعمت غیر مترقبہ ہے جنہوں نے اپنا قیمتی وقت مرحمت فرما کر مسودہ کو پورے انہماک اور ذوق سے مطالعہ فرما کر تہنیت و تبریک تحریر فرمائی۔ جناب مولانا محمد سعید احمد نقشبندی مجددی کی ذرہ نوازی کو تو بندہ بیان ہی نہیں کر سکتا جنہوں نے پوری لگن اور محبت کے ساتھ کتابچہ پر نظر ثانی فرما کر تقریظ تحریر فرمائی۔ برادر خورد جناب محمد عقیل بی اے نقشبندی مجددی کا ذوق بھی قابلِ قدر ہے۔ جنہوں نے اس کتابچہ کے لئے مواد فراہم کرنے کیلئے نایاب کتب مہیا کیں ——— قارئین کرام سے اور خصوصاً عازمین حج حضرات سے التماس ہے کہ بندہ اور معاونین کو اپنی دعاؤں میں شامل فرمائیں

دعا رجو

محمد یوسف بی اے نقشبندی مجددی نوری ۸ ستمبر ۱۹۸۱ء

Marfat.com

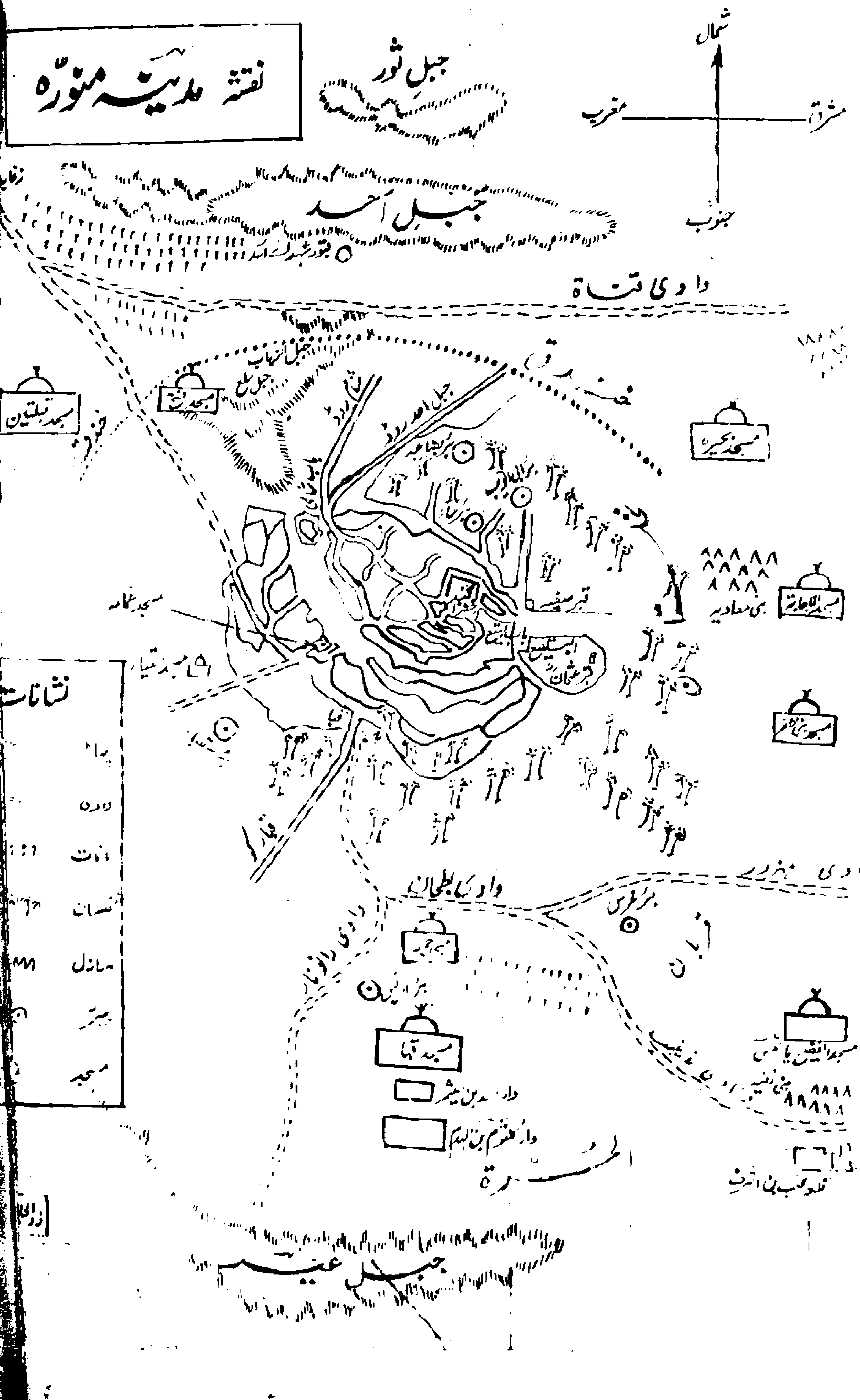
نقشہ مدینہ منورہ
جبل ثور
جبل احد
شمال
مشرق
مغرب
جنوب
وادی قناۃ
مسجد قبا
جبل عیر
نشانات

Marfat.com

امتِ مسلمہ کا روحانی مرکز

مدینہ منورہ

مدینہ کے انفرادی معنوں میں شہر۔ یہ بات متفقہ طور پر تسلیم شدہ ہے کہ دنیا میں آج تک کوئی ایسا شہر نہیں ہوا ہے جس کا نام کسی زبان میں شہر رہا ہو یہ عظمت و رفعت صرف حضور سید الاولین والآخرین علیہ افضل الصلوٰت واکمل التحیات کے دار الہجرت اور آخری آرامگاہ کو نصیب ہے کہ آج سب مسلمان ہی نہیں غیر مسلم بھی اس کو مدینہ (شہر) کہتے اور لکھتے ہیں۔ مدینہ عربی زبان میں اسم نکرہ ہے اور گرامر کے لحاظ سے مدینہ کسی بھی شہر کو کہا جا سکتا ہے اسے اسم معرفہ بنانے کے لئے یعنی مخصوص شہر مراد لینے کے لئے المدینہ کہنا ہوگا اس کے باوجود جب کوئی مطلقاً مدینہ کہے گا۔ اس سے یہی شہر مقدس یعنی مدینہ منورہ مراد ہوتا ہے۔

علاوہ ازیں مدینہ منورہ اہل محبت کی چمنستان قدس و ولولۂ شوق کی بہار ہے اور ذوق و وجدان سے سرشار دیوانوں کی آخری منزل ہے۔

سرزمین مدینہ منورہ کی قدیم تاریخ

تاریخ قدیم کے مطابق جب نمرود بن کنعان نے بابل میں بادشاہت کے دوران کفر اور سرکشی اختیار کی تو ان میں سے ایک جماعت نے اللہ تبارک و تعالیٰ کے الہام سے عربی زبان وضع کی اور بابل سے چل کر مدینہ منورہ کے گرد و نواح میں سکونت اختیار کی یہ لوگ عملاق بن لاوذ بن ارفخشد بن سام بن نوح علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے اس لئے ان کو عمالقہ یا عمالیق کہتے ہیں۔ [illegible] ان کے بعد [illegible] ان کی اولاد میں سے تھے۔ عمالیق نے صدیوں تک مکہ معظمہ، مدینہ منورہ اور حجاز وغیرہ

Marfat.com

پر حکومت کی۔ پھر اُن کی سلطنت میں حکومت کے لوازمات یعنی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی، سرکشی اور تکبر جیسی برائیاں شامل ہو گئیں۔ ایک عرصہ بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کے غرق ہونے کے بعد ملک شام فتح کر لیا اور یہاں سے فارغ ہونے کے بعد عمالیق کے قلع قمع کے لیے ملک حجاز کی طرف فوج روانہ کی۔ ایک دوسری روایت کے مطابق یہودیوں کا یثرب آنا بخت نصر کے ظلم و تشدد کی وجہ سے تھا۔ عمالیق کے ساتھ ساتھ یمن میں شالخ بن ارفخشد بن سام ابن نوح علیہ السلام کی اولاد نے سکونت اختیار کی۔ عمالیق کی تباہی کے بعد یمن میں سیل عرم (عرم کا سیلاب) کے بعد انکی اولاد میں سے یمن سے عمرو بن عامر نے یثرب میں آکر سکونت اختیار کی۔ اُس کے بڑے لڑکے کا نام ثعلبہ بن عمرو بن عامر تھا۔ یہی اوس و خزرج (قبائل انصار مدینہ) کے مورث اعلیٰ تھے۔

حضور سید الاولین والآخرین صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت سے تقریباً ایک ہزار برس پہلے تبع بادشاہ[لہ] ممالک شرقیہ فتح کرتا ہوا جب یثرب پہنچا تو اُسکے ساتھ چار ہزار یہودی علماء و حکماء تھے۔ اُن میں سے ایک مشہور عالم اور حکیم کا نام شامول تھا جس نے حساب لگا کر تبع بادشاہ کو بتایا کہ یہ جگہ نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کا دار الہجرت اور آخری آرامگاہ ہوگی اور باقی علماء نے تصدیق کرنے کے ساتھ ہی بادشاہ سے وہیں رہنے کی اجازت حاصل کی تاکہ اُن کی اولاد میں سے کسی کو شفیع معظم صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہو جائے۔

بادشاہ نے اُن کے علیحدہ علیحدہ مکانات تعمیر کرائے۔ اور ایک نہایت نفیس کتاب میں حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے نام ایک خط تحریر کیا جس میں نہایت عاجزی سے اپنے ایمان لانے کا اظہار کر کے شفاعت کی درخواست کی تھی۔ خط پر سونے کی مہر لگا کر شامول یہودی عالم کے سپرد کیا اور اسکو

لہ۔ تبع بادشاہ اُن پانچ بادشاہوں میں سے ایک تھا جنہوں نے پوری کائنات ارضی پر قبضہ کر کے بادشاہت کی ہے۔ (مدارج النبوۃ)

Marfat.com

پشت در پشت سپرد کرنے کی درخواست کی تاآنکہ حضرت ابوایوب انصاریؓ جو شامول کی اکیسویں پشت سے تھے نے وہ خط حضور سید الانبیا علیہ افضل الصلوٰت واکمل التحیات کی خدمت اقدس میں پیش کرنے کا شرف حاصل کیا

(مدارج النبوۃ ، جذب القلوب)

مدینہ منورہ کے نام اور لقب

جیساکہ پہلے ذکر ہوا ہے حضور نبی اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دارالہجرت بننے سے پہلے اس کا نام "یثرب" تھا۔ بعض کا خیال ہے کہ "یثرب" ایک کافر کا نام تھا۔ یثرب کا لغوی معنی ہے فساد، مواخذہ، عذاب، تکلیف اور دکھوں کا گھر۔ ایام جاہلیت میں جو شخص اس شہر میں داخل ہوتا تو وہ ثنیۃ الوداع کے مقام پر دس دفعہ گدھے کی آواز نکالتا۔ تاکہ یثرب کی تکلیفوں اور دکھوں سے محفوظ رہے۔ اگر ایسا نہ کرتا تو وہ بخار یا کسی وبا یا تکلیف میں مبتلا ہوتا۔ ثنیۃ الوداع کے معنی بھی یہی ہیں۔ حضور سیدالانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کے بعد آپ کی دعا سے تمام وبائیں اور تکلیفیں یہاں سے رخصت ہوگئیں اور یہ عادت بد بھی متروک ہوگئی۔ اس لیے اس کا نام یثرب کی بجائے "مدینہ منورہ" رکھا گیا۔

ابن زبالہ جو اصحاب امام مالکؒ سے ہیں اور مدینہ کے پیشوا مانے جاتے ہیں اور دیگر علمائے نے بھی فرمایا ہے کہ مدینہ منورہ کو یثرب نہ کہیں۔ امام بخاری کی تاریخ میں ایک حدیث آئی ہے کہ جو شخص ایک مرتبہ "یثرب" کہے تو اس پر لازم ہے کہ اس کی تلافی اور تدارک کیلئے دس مرتبہ "مدینہ منورہ کہے" امام احمدؒ اور ابویعلیٰ نے روایت کی ہے کہ اگر کوئی شخص مدینہ منورہ کو یثرب کہے تو جناب باری تعالیٰ میں استغفار کرے

بعض علمائے کرام نے مدینہ منورہ کے کم وبیش بیشمار نام گنائے ہیں زیادہ مشہور یہ ہیں

۱۔ ارض اللہ، ۲۔ ارض الہجرت، ۳۔ طابہ، ۴۔ طیبہ ۵۔ بیت رسول ۶۔ مقدسہ ۷۔ جبیرہ، ۸۔ مؤمنہ ۹۔ مبارکہ، ۱۰۔ محفوظہ، ۱۱۔ معصومہ، ۱۲۔ مرحومہ ۱۳۔ ناجیہ ۱۴۔ سیدالبلدان، ۱۵۔ اکالتہ البلدان، ۱۶۔ اکالتہ القریٰ، ۱۷۔ مطہر، ۱۸۔ حسنۃ۔

Marfat.com

اہلِ محبت کی چمنستانِ قدسی

روضۂ اطہر

گنبدِ خضرا

مسجد نبوی میں جہاں آجکل منبر مبارک ہے یہ وہی جگہ ہے جہاں حضور خاتم النبیین علیہ افضل الصلوٰت، اکمل التحیات کی ناقہ مبارک (اونٹنی) ہجرت کے موقعہ پر بیٹھی تھی۔ مسجد نبوی کے متصل حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا حجرہ تعمیر ہوا۔ دیگر حجرات مصطفویہ کی طرح اسکی دیواریں کچی اینٹ کی، چھت کھجور کی چھال سے بنی ہوئی تھی۔ بلندی قد آدم سے ذرا زیادہ تھی اور دروازہ پر کمبل لٹکا رہتا تھا۔ مشیت ایزدی کے بموجب امام الانبیاء علیہ افضل الصلوٰت و اکمل التحیات کی روح پرفتوح اسی سئہ سے اعلیٰ علیین کو تشریف لے گئی۔ تو آپ کا مدفن اور آخری آرامگاہ بمطابق حدیث قدسی یہی حجرہ شریف قرار پایا۔ اُس وقت حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا بھی اسی حجرہ میں قیام فرماتیں۔

جب مرقد اقدس پر لوگوں کی آمد و رفت کی کثرت ہوگئی تو حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے اپنی سکونت اور مرقد اقدس کے درمیان دیوار بنوالی اور عموماً قبر شریف پر حاضری دیتی رہتیں۔ اور جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی وہاں پر دفن ہوگئے تو کامل پردہ کے بغیر قبروں پر نہیں جایا کرتی تھیں۔

قبور شریف کے متعلق صحیح قول یہ ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ

Marfat.com

تعالیٰ عنہ کا سر حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک کے مقابل اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سینہ کے مقابل اس صورت میں ہے۔

قبر شریف سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم

قبر شریف ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

قبر شریف عمر فاروق رضی اللہ عنہ

کہا جاتا ہے روضہ اطہر میں ایک قبر کی جگہ خالی ہے بعض روایتوں کے مطابق حضرت عیسٰے بن مریم علیہ السلام بعد از نزول و وفات اس جگہ دفن ہوں گے۔ واللہ اعلم۔

تعمیر و تجدید روضہ اطہر

(۱) امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ خلیفہ دوم (جنھوں نے پہلی دفعہ تعمیر روضہ اطہر میں بقدر ہمت و محبت حصہ لے کر حضور سید الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور اپنی محبت و وابستگی کا ثبوت دیا۔) نے جب مسجد نبوی میں اضافہ کیا تو اس حجرہ کو کچی اینٹ سے تعمیر کروایا تھا۔

ولید بن عبد الملک کی تعمیر تک یہ حجرہ برقرار رہا۔

(۲) ۸۸ھ میں ولید بن عبد الملک کے فرمان کے مطابق عامل مدینہ منورہ عمر بن عبد العزیز نے مسجد نبوی کی تعمیر کے ساتھ ہی روضہ اطہر کی تعمیر شروع کی اور کچھ رومی معمار بھی بلائے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ایک رومی معمار نے چاہا کہ حجرہ شریف میں پیشاب کرے لیکن یہ مذموم ارادہ کرتے ہی وہ زمین پر گر پڑا اور اُسکا سر پاش پاش ہوگیا جس سے بعض دیگر معماروں میں سے اکثر دائرہ اسلام میں

Marfat.com

داخل ہو گئے۔ بہر حال پرانے حجرہ کو منہدم کر کے منقش پتھروں سے روضۂ اطہر تیار کیا گیا اور اس کی پشت پر ایک دوسرا احاطہ بنوایا اور ان دونوں عمارتوں میں سوائے چھت کے نزدیک روشندان کے کسی میں کوئی دروازہ نہیں بنایا گیا۔ اسلئے عمر بن عبدالعزیز کی تعمیر کے بعد سے آج تک روضہ اطہر کے اندر جانا ناممکن ہو گیا ہے یہ تعمیر ۹۱ھ میں مکمل ہوئی۔

(۳) ۵۴۸ھ میں روضہ اطہر کے اندر ایک دھماکہ کی آواز سنی گئی۔ تو مشائخ صوفیہ میں سے ایک ممتاز بزرگ کو رسی سے باندھ کر روشندان کے راستے مرقد مبارک پر اتارا گیا جس نے دیکھا کہ کچھ مٹی چھت سے گری ہوئی تھی۔ تو اس بزرگ نے اپنی داڑھی کو جھاڑو بنا کر آستانہ کی صفائی کی۔ اسی تاریخ مذکورہ کیبعد جلد ہی اسی طرح پھر ایک دوسرے بزرگ سے صفائی کرائی گئی۔

(۴) ۵۵۰ھ میں جمال الدین اصفہانی (وزیر سلطان نورالدین محمود زنگی شہید) جن کی قبر باب جبریل کے مغرب میں رباط خورد یا رباط عجم میں ہے نے روضۂ اطہر کے گرد ایک جالی صندل کی بنوائی

(۵) انہیں ایام میں ابن ابی الہیجا، وزیر شاہ مصر نے خلیفہ مستضی بامر اللہ کی اجازت سے سرخ ریشمی نقوش سے منقش سفید دیبا جس پر سورۃ یٰسین لکھی ہوئی تھی روضہ اطہر پر لٹکانے کی غرض سے بھیجا اس کے بعد ہر بادشاہ نے اپنی تخت نشینی کے وقت پردہ بھیجنا اپنے دستور میں شامل کر لیا۔ اسی طرح سلاطین آل عثمان کا بھی یہی قاعدہ رہا ہے۔

(۶) ۶۷۸ھ میں قلاؤن صالحی نے تانبے کی جالیوں کیساتھ قبہ خضرا بنوایا جو مسجد کی چھت سے بلند ہے۔

(۷) ۸۸۱ھ میں ملک الاشرف قایتبائی شاہ مصر نے روضہ اطہر کی تعمیر نئے سرے سے کرائی تقریباً ۵۰ فٹ مدور مخمس شکل میں حجرۂ نبویہ کے اوپر عظیم الشان عمارت تعمیر کرائی۔ سفید اور سیاہ پتھروں سے چنائی کی اس کے اوپر قبہ تعمیر کرایا

Marfat.com

لیکن اس (کاریگر) نے روضہ اطہر کے فرش کو بطور تبرک اس (کی) قدیم حالت میں چھوڑ دیا کہ اس پہ حضور سید الاولین والآخرین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے قدم مبارک پڑ چکے تھے اسلئے اس پہ پتھر کا فرش لگانا اچھا نہ سمجھا۔

(۸) ۹۳۹ھ میں سلطان سلیمان اعظم عثمانی نے دوسری دیواروں کے علاوہ روضہ اطہر کا فرش سنگِ مرمر کا لگوایا۔ جو تاحال موجود ہے۔

(۹) ۱۲۲۳ھ میں سلطان محمود ثانی عثمانی نے موجودہ گنبد خضرا تعمیر کرایا اور اس پر سبز رنگ کرایا اس سے پہلے گنبد کا رنگ سبز نہ تھا۔ پھر سبز رنگ کیوجہ سے آج تک گنبد خضرا زبان زدِ خاص و عام ہوگیا۔ اب روضہ اطہر کے گرداگرد جس مخمس عمارت پر گنبد خضرا تعمیر کیا گیا ہے اس میں چار دروازے ہیں۔ ۱۔ جنوبی دروازہ باب قبلہ المعروف باب توبہ ۲۔ شمالی دروازہ المعروف باب التہجد اسی طرف محراب التہجد بھی ۳۔ شرقی دروازہ المعروف باب فاطمہ اسی طرف محرابِ فاطمہ بھی ہے ۴۔ غربی دروازہ۔ محراب تہجد، باب التہجد کے باہر متصل ہے جہاں حضور اکرم نماز تہجد ادا فرمایا کرتے تھے صفہ، محراب تہجد کے شمال میں ۴۰ فٹ طول ۲۶ فٹ عرض وہ جگہ جہاں اصحاب صفہ قیام پذیر تھے۔

روضۂ اطہر کے خصوصی واقعات

۱۴۰۰ سال کے دوران نادر امور اور حوادثات عجیب یعنی معجزات سید کائنات صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم :-

۱- جیسا کہ پہلے ذکر ہوا ہے کہ ولید بن عبدالملک کے حکم کے تحت جب حضرت عمر بن عبدالعزیز تعمیر مسجد و روضہ اطہر کر رہے تھے تو ایک رومی معمار نے چاہا کہ حجرہ شریف میں پیشاب کرے لیکن یہ مذموم ارادہ کرتے ہی وہ زمین پر گر پڑا اور اس کا سر پاش پاش ہوگیا۔ اسکی یہ حالت دیکھ کر دیگر رومی معماروں میں سے اکثر نے دین اسلام قبول کرلیا۔

۲- ۵۵۷ھ میں نصاریٰ نے یورپ سے دو عیسائیوں کو مسلمان حاجیوں

Marfat.com

کے بھیس میں روضۂ اطہر میں سُرنگ لگانے کی ناپاک جسارت کے لئے بھیجا۔ تاکہ حضور اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسد اقدس کی چوری کر کے لے جائیں چنانچہ یہ دونوں عیسائی روضۂ اطہر کی غربی جانب ایک کھنڈر میں رات سُرنگ کی مٹی کھود کر مدینہ منورہ سے باہر پھینک دیتے اور دن کو سُرنگ کے منہ پر بہار نماز ڈال کر بیٹھے رہتے۔

تو اس وقت کے سلطان نورالدین محمود شہید بن عماد الدین زنگی کو ایک رات میں تین بار آقائے دو جہاں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دونوں عیسائیوں کی صورتیں دکھا کر فرمایا "مجھے ان کے شر سے بچاؤ"! تو سلطان مذکور تیز رفتار سانڈنیوں پر دن رات سفر کر کے مدینہ منورہ پہنچا۔

جس رات وہ عیسائی قبر شریف تک پہنچنے والے تھے اس رات بارش اور گرج چمک اسقدر زور اور کثرت سے ہوئی کہ زلزلہ اور طوفانِ عظیم کا سماں پیدا ہوگیا۔ اسی رات سلطان نورالدین زنگی پہنچ گئے اور عجیب حیلہ سے اُن دونوں کو جو عابد و زاہد حاجیوں کے لباس میں تھے کو پہچان کر گرفتار کر لیا پھر اُن سے سُرنگ کی نشاندہی کے بعد اُن کو قتل کرا دیا۔ اور اُن کی لاشوں کو جلا دیا گیا اور آئندہ روضۂ اطہر کی مکمل حفاظت کی غرض سے سلطان نے روضۂ اطہر کے چاروں طرف پانی تک گہری خندق کھدوا کر سیسہ اور تانبا و دیگر دھاتیں پگھلا کر بھروا دیا۔

۳۔ مصر کے حاکم امراء عبیدیہ جو کہ ازلی بدبخت تھے۔ اور حرمین شریفین بھی انہی کے قبضہ میں تھے نے فیصلہ کیا اگر حضور نبی اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالےٰ علیہما کے اجساد مبارک اگر مصر منتقل کر لئے جائیں تو دنیا کے مسلم زیارت کے لئے مصر آنے لگ جائیں گے۔

اس خیال کے پیشِ نظر ایک عظیم الشان عمارت تعمیر کرانے کے بعد اپنے معتمد ابوالفتوح کو تینوں اجساد پاک لانے کے لئے مدینہ منورہ روانہ کر دیا۔ جب وہ مدینہ منورہ پہنچا تو کچھ دوسرے واقعات کے علاوہ اس رات زبردست آندھی

Marfat.com

اور بارش عظیم طوفان کی شکل میں ظہور پذیر ہوئی۔ اور اسقدر شدت اختیار کر گئی کہ پورہ کرہ ارض دہل جانے کا گمان ہوا۔ ابوالفتوح پر خوف وہیبت کی کیفیت طاری ہو گئی پھر نمونہ عبرت بن کر سلامتی کا طلبگار ہو کر صدق نیت سے واپس چلا گیا۔

۴۔ واقعہ خسف:۔ طبری بیان کرتے ہیں کہ حلب کے رافضیوں کی ایک جماعت نے مدینہ منورہ کے امیر کو بہت سے نادر تحفے تحائف قیمتی سامان اور بیش بہا زر و جواہرات پیش کئے اور اس صلے میں امیر مدینہ سے طے کیا کہ روضۂ اطہر سے حضرات شیخین ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اجساد کو نکال لے جائیں۔ امیر مدینہ منورہ نے حبّ دنیا اور دینی بے حسی کی وجہ سے اجازت دیدی اور حرم شریف کے دربان کو حکم دیا کہ رات جب یہ جماعت آئے تو دروازہ کھول دینا۔ دربان بیچارہ امیر مدینہ کی بے حسی پر رونے لگا اور بارگاہ ایزدی میں دعا کرنے لگا خدا کی قدرت کہ رات کو جب وہ لوگ ابھی منبر شریف کے مقابل نہیں پہنچے تھے کہ انھیں زمین نے نگل لیا زمین میں خسف کا اثر اور کچھ کپڑے جو اوپر رہ گئے نمونہ عبرت بن گئے۔[1]

مسجد نبوی

مسجد نبوی مدینہ منورہ کے تقریباً قلب میں ایک مستطیل شکل میں روضۂ اطہر کے متصل واقع ہے حضور خاتم النبیین علیہ الصلوٰت واکمل التحیات کی ناقہ مبارکہ ہجرت کے موقعہ پر اس جگہ بیٹھی تھی جہاں آج کل مسجد نبوی میں منبر مبارک ہے[2] ہجرت سے پہلے بھی مسلمان اسی جگہ پر عموماً نماز پڑھا کرتے تھے یہ جگہ دو یتیموں سہیل اور سہل کی ملکیت تھی۔

جب سید الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیہ نے یہ جگہ مسجد کے لئے

---

[1] یہ واقعہ تاریخ سمہودی میں بھی درج ہے۔ [2] ۔ جذب القلوب

Marfat.com

منتخب فرمائی تو ان یتیموں نے بہت کوشش کی یہ قطعہ زمین بغیر قیمت دے دیں لیکن سید المرسلین علیہ الصلوٰت والتسلیمات تحیّاتہا و اکملہا یتیموں سے بغیر قیمت زمین لینا منظور نہ فرمایا تو یار غار حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے وہ جگہ دس ہزار درہم میں خرید کر مسجد کے لئے وقف کردی۔

اس مسجد کی بنیاد حضور خاتم النبیین صلوٰت اللہ تعالیٰ و تسلیماتہ نے اپنے دست اقدس سے رکھی اور تعمیر میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے شانہ بشانہ خود سرور دین و دنیا علیہ و علیٰ الہ الصلوٰت و التسلیمات بھی اینٹیں اٹھاتے اور دیگر کام کرتے رہے۔ یہ مسجد سادگی کا عجیب نمونہ تھی بنیاد پر پتھر کی سے دیواریں کچی اینٹوں کی ستون کھجور کے چھت برگ خرما کی اسکی اونچائی قد آدم سے کچھ زیادہ تھی شمالاً جنوباً ۵۴ گز اور شرقاً غرباً ۶۳ گز تھی قبلہ بیت المقدس کی طرف رکھا گیا تین دروازے ایک کعبہ معظمہ کیطرف دوسرا مغرب کی جانب باب رحمت تیسرا مشرق کی جانب باب جبریل تھا۔ جب قبلہ بدل کر کعبہ معظمہ کی طرف ہو گیا۔ تو اس طرف کا دروازہ بند کر کے اسکے مقابل شمال کیطرف نیا دروازہ بنا دیا گیا۔

تحویل قبلہ کے چودہ پندرہ دن بعد تک سید الانبیاء علیہ و الہ الصلوٰت، والتسلیمات کی نماز کا مقام اسطوانہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے پیچھے تھا بعد میں موجودہ محراب کا مقام متعین ہوا فرش پر بارش کے موسم میں کیچڑ ہو جاتا چنانچہ بعد میں وہاں کنکریاں ڈال دی گئیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام خطاب کیوقت ستون حنانہ سے ٹیک لگایا کرتے پھر ایک انصاری کے غلام نے لکڑی کا منبر بنا دیا جب آپ منبر پر تشریف فرمانے لگے تو ستون حنانہ فراق صحبت میں رونے لگا۔ آپ نے اس کی منشاء کے مطابق اسکا مقام دار الخلد میں منقول فرمایا ایک عرصہ کے بعد وہ ستون کافی بوسیدہ ہو گیا تو بمطابق حکم علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو اسی جگہ دفن کر دیا گیا۔

Marfat.com

۲ - فتح خیبر کے بعد ۷ھ میں امام الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسجد کی توسیع کے لئے ارادہ فرمایا تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے مسجد کے متصل ایک انصاری کا مکان خرید کر مسجد کے لئے وقف فرمایا۔

بنیاد کی پہلی اینٹ سید المرسلین علیہ وآلہ الصلوٰت والتسلیمات نے اپنے دست اقدس سے رکھی، دوسری اینٹ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اور پھر دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین نے تعمیر مسجد میں جوش و خروش سے حصہ لیا۔ اس طرح مسجد کو مربع صد در صد گز کر دیا گیا۔

۳ - اس کے بعد پہلی توسیع سنہ ۱۲ھ میں خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کی۔ مشرق کی طرف چونکہ امہات المومنین کے حجرات تھے اس لئے باقی اطراف میں توسیع کر کے شرقاً غرباً ۱۲۰ گز اور شمالاً جنوباً ۱۴۰ گز ہو گئی جس کے لئے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اپنا مکان وقف کر دیا۔

۴ - دوسری توسیع خلیفہ سوم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں سنہ ۲۹ھ ہوئی۔ آپ نے مسجد کی دیواریں اور ستون منقش پتھروں سے بنوائے چھت ایک قیمتی لکڑی کی تیار کرائی۔ آپ نے شمال کی طرف زیادہ اضافہ کیا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی طرح حجرات امہات المومنین کی حرمت کی وجہ سے اپنی اصلی حالت پر چھوڑ دیا۔

۵ - تیسری توسیع خلیفہ ولید بن عبدالملک کے فرمان کے مطابق اس وقت کے حاکم مدینہ عمر بن عبدالعزیز کی زیر نگرانی ہوئی۔ یہ تعمیر ۸۸ھ سے ۹۱ھ تین برس میں مکمل ہوئی۔ خلیفہ ولید کی فرمائش پر قیصر روم نے چالیس استاد فن اسی ہزار دینار، چاندی کی زنجیریں، قندیلیں اور دیگر سامان کے ساتھ بھیجا۔ مسجد کا طول ۲۰۰ گز اور عرض ۱۶۸ گز کر دیا گیا۔ نہایت نفیس عمارت بنائی گئی چھت دیوار اور ستون سب کے سب منقش سنہرے اور رُوپہلے بنائے گئے

Marfat.com

مسجد کے چاروں کونوں پر مینار بنائے گئے محراب کی علامت جو آجکل مسجدوں میں رائج ہے اسی کی ایجاد ہے اس نے روضہ اطہر کے علاوہ باقی تمام حجرات امہات المومنین کو بھی مسجد میں شامل کرلیا۔

۶۔ چوتھی توسیع خلفائے عباسیہ میں خلیفہ مہدی نے ۱۶۱ھ تا ۱۶۵ھ میں کی اور دس ستون مسجد میں شمال کیطرف بڑھائے۔

۷۔ ۶۵۵ھ میں خلیفہ المستعصم نے مرمت اور معمولی تبدیلی کی ۷۰۵ھ میں ملک الناصر محمد بن خلدون نے معمولی تبدیلی کی۔

۸۔ ۸۷۹ھ سے ۸۸۸ھ میں قایتبائی شاہ مصر نے روضہ اطہر کی تعمیر کرائی اور مسجد میں توسیع کرائی۔

۹۔ سلطان سلیمان عثمانی نے ۹۳۸ھ میں محراب سلیمانی اور حجرہ کی تجدید تعمیر کرائی اور ۹۷۴ھ میں باب الرحمت اور منارہ سلیمانیہ اور دیگر تعمیرات میں منقش اور قیمتی پتھر استعمال کئے۔

۱۰۔ سلطان محمود ثانی نے ۱۲۳۳ھ میں روضہ اطہر کے گنبد کو سبز رنگ کرایا اور دیگر معمولی ترامیم بھی کیں۔

۱۱۔ ۱۲۶۵ھ اور پھر ۱۲۷۷ھ میں سلطان عبدالمجید عثمانی نے مسجد نبوی کی تجدید کرائی اور "باب مجیدی" تعمیر کرایا۔

۱۲۔ ۱۳۳۶ھ میں فخری پاشا نے مسجد کے صحن اور دیگر مرمت کرائی۔

۱۳۔ ۱۳۶۸ھ سے ۱۳۷۵ھ میں ملک عبدالعزیز آل سعود نے مسجد میں توسیع کرائی پھر ۱۳۸۲ھ ۱۳۸۳ھ میں تعمیر مکمل کی۔

۱۴۔ شاہ فیصل بن عبدالعزیز نے آخری توسیع ۱۳۹۳ھ میں مکمل کرائی اور پانچ کروڑ ریال کا زر کثیر خرچ کر کے مسجد نبوی کی تعمیر مکمل کر کے خراج عقیدت پیش کیا۔ اب مسجد نبوی کا رقبہ تقریباً ۲۶۰۰۰ مربع میٹر ہو گیا ہے

Marfat.com

روضہ اطہر کا
اندرونی منظر
"مواجہ شریف"

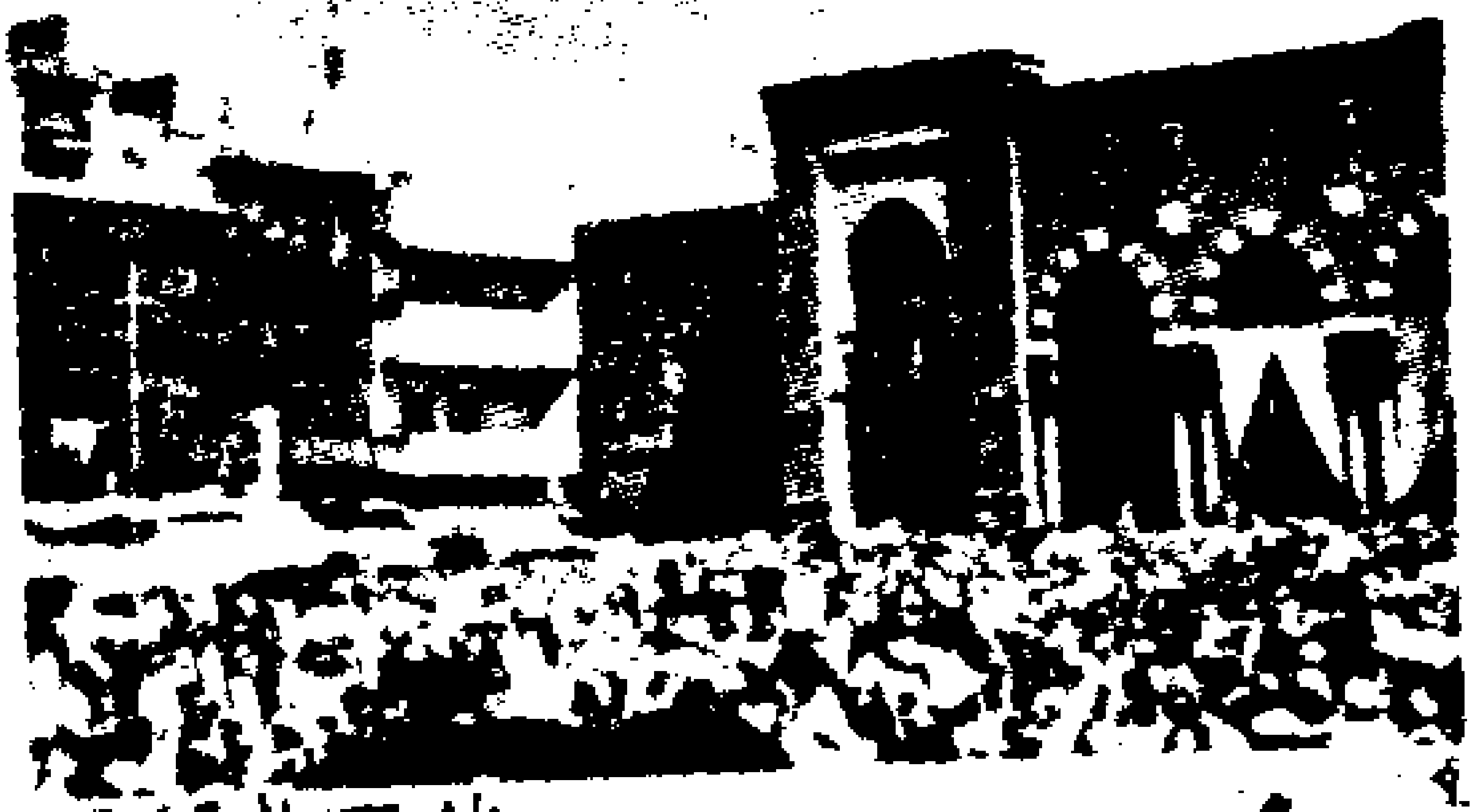

مسجد نبوی
کے
باب رحمت
کا
بیرونی منظر

مسجد نبوی کے دروازے

پہلے مسجد نبوی کے پانچ دروازے تھے

۱۔ باب السلام جنوب مغرب میں، ۲۔ باب الرحمتہ شمال مغرب میں۔ ۳۔ باب النساء مشرق میں باب الرحمتہ کے بالمقابل، ۴۔ باب جبریل باب النساء کے متصل جنوب میں، ۵۔ باب عبدالمجید شمال مشرق میں

شاہ عبدالعزیز اور شاہ فیصل کی توسیع میں پانچ دروازے تعمیر کیے گئے تاکہ آمد و رفت میں مزید سہولت ہو۔ اسطرح اب مسجد نبوی میں کل دس دروازے ہیں

۱۔ باب السلام، ۲۔ باب الصدیق، ۳۔ باب الرحمتہ، ۴۔ باب سعود ۵۔ باب عمر بن الخطاب، ۶۔ باب عبدالمجید، ۷۔ باب عثمان بن عفان

Marfat.com

۸۔ باب عبدالعزیزؒ، ۹۔ باب النساء، ۱۰۔ باب جبریل۔

محرابیں

۱۔ محراب عثمانی۔ قبلہ کی دیوار کے وسط میں واقع ہے آجکل یہ امام کیلئے وقف ہے
۲۔ محراب سلیمانی، منبر نبوی کے مغرب میں ۹۳۸ھ میں سلیمان اعظم عثمانی کی تعمیر کردہ ہے۔
۳۔ محراب نبوی، محراب سلیمانی اور روضہ اطہر کے درمیان منبر نبوی کے متصل مشرق کیطرف واقع ہے اس کے محراب میں عربی میں لکھا ہے۔ "ھذا مصلیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" یہ مصلےٰ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ہے۔ اس کی تجدید فخری پاشا نے کرائی تھی۔

منبر نبوی

محراب نبوی کے مغرب میں سنگ مرمر کا بارہ درجہ منبر ہے جس پر نقش ونگار اور آیات اصل سونے کے پانی سے کندہ ہیں ۹۹۸ھ میں سلطان مراد عثمانی نے بنوایا تھا۔

ریاض الجنّۃ

بخاری شریف اور مسلم شریف میں ہے
"ما بین بیتی ومنبری روضۃ من ریاض الجنۃ"
"میرے حجرے اور منبر کے درمیان کی جگہ جنت کے باغوں میں سے ہے"
دوسری روایت میں "ما بین قبری ومنبری روضۃ من ریاض الجنۃ"
(میری قبر اور منبر کے درمیان کی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے)

87100

Marfat.com

منبر اور قبر کے درمیان "ریاض الجنۃ" تقریباً ۲۰۷ فٹ لمبا اور ۵۰ فٹ چوڑا ہے

اسطوانات (ستون)

مسجد نبوی میں ۳۲۷ ستون ہیں، صحن کے جنوب میں ۲۲۳، صحن کے شمال میں ۲۵، صحن کے مشرق میں ۲۷، اور صحن کے مغرب میں ۵۲' ان میں آٹھ وہ عالیقدر اسطوانات ہیں جن کی عظمت و رفعت مسلّم ہے جہاں نفل پڑھنے کے لئے ہر کوئی سبقت لیجانے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ درج ذیل ہیں :-

۱۔ اسطوانہ فلق ؛ محراب نبوی کے دائیں ہاتھ اسی جگہ ستون حنانہ تھا۔

۲۔ اسطوانہ عائشہ صدیقہؓ :- یہ حجرہ شریف سے منبر مبارک کی جانب تیسرا اسطوانہ ہے تحویل قبلہ کے بعد مدت تک حضور صلے اللہ علیہ وسلم اسی جگہ پر نماز ادا کرتے رہے بعد میں محراب نبوی کی جگہ مقرر ہوئی۔

۳۔ اسطوانہ توبہ :- یہ حجرہ شریف سے دوسرا، اور منبر شریف سے چوتھا ہے حجرہ شریف اور اس کے درمیان میں ۲ گز (بیس ہاتھ) کا فاصلہ بتایا جاتا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نفلی نماز اسی اسطوانہ کی جگہ ادا فرماتے تھے یہیں پر حضرت ابولبابہؓ کی توبہ قبول ہوئی تھی۔ کئی دفعہ آپ کا اعتکاف اس جگہ پر ہوتا تھا۔

۴۔ اسطوانہ سریر :- یہ مشرقی جالی اور اسطوانہ توبہ کے متصل ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ معتکف ہوا کرتے تھے۔

۵۔ اسطوانہ محرس :- یہ اسطوانہ اس دروازہ کے مقابل تھا جس دروازے سے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر سے مسجد تشریف لاتے تھے۔ رات کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ پاسبانی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرائض سرانجام دیتے تھے۔

۶۔ اسطوانہ وفود :- مختلف وفود جو دین کے احکام و تعلیم حاصل کرنے

Marfat.com

آتے تھے۔ تو آپؐ اسی جگہ اُن سے ملاقات کرتے تھے۔

۷۔ مربعۃ البعیر :۔ اسکو مقامِ جبریل بھی کہا جاتا ہے حضرت جبریل علیہ السلام اکثر اوقات اسی جگہ وحی لے کر حاضر ہوتے تھے۔ بقول سید سمہودی رحمۃ اللہ علیہ اسطوانہ سریر کی جگہ روضہ اطہر کی جالیاں ہیں۔

۸۔ اسطوانہ تہجد :۔ روضہ اطہر کے شمالی جانب ہے اس جگہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم اکثر نمازِ تہجد ادا فرمایا کرتے تھے۔

مسجد نبویؐ کی عظمت

مسجد نبوی حضور سید الانبیاء علیہ السلام اور خلفائے راشدینؓ کے زمانہ میں نہ صرف مسجد کا ہی کام دیتی تھی۔ بلکہ اسلامی سیاست اور ریاست کا صدر مقام بھی یہی مسجد تھی۔ اسلامی ریاست میں رعایا کی فلاح و بہبود اور ریاست کے انتظام کے اصول و قوانین اور تقرریاں یہیں سے ہوا کرتی تھیں۔

منجملہ دیگر فضائل کے یہ عظمتیں اس مسجد میں اتم طور پر موجود ہیں :۔

۱۔ یہ مسجد اُن تین مسجدوں میں سے دوسری مسجد ہے جن کی طرف سفر حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ثواب کی نیت سے جائز فرمایا ہے۔
"ثواب کی نیت سے سفر نہ کرو مگر تین مسجدوں کے لیے مسجد الحرام میری یہ مسجد اور مسجد اقصیٰ"۔ (الحدیث)[1]

۲۔ "میں خاتم الانبیاء ہوں میری مسجد تمام انبیاء کی مساجد کی خاتم ہے یہ مسجد الحرام کے بعد اس بات کی زیادہ مستحق ہے کہ اسکی زیارت کی جائے اور اس کی طرف ثواب کی نیت سے سفر کیا جائے" (الحدیث)[2]

۳۔ میری مسجد میں نماز دوسری مساجد میں ہزاروں نمازیں پڑھنے سے

---

[1]، [2] مسلم شریف

Marfat.com

بہتر ہے بجز المسجد حرام کے (الحدیث) (مسلم شریف)

۴ ۔ اس مسجد کا ایک حصہ جنت کے باغوں میں سے ہے ...... میرے گھر اور منبر کے درمیان کا حصہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے ۔ (مسلم شریف)

۵ ۔ ایک دوسری حدیث کے مطابق مسجد نبوی میں نماز پڑھنا دوسری مساجد میں پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے ۔ بسوائے مسجد الحرام کے

۶ ۔ اسی مسجد میں حضور خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی اور حضرت علی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی عام بیعت خلافت واقع ہوئی ۔

۷ ۔ اسی مسجد میں مجلس شوریٰ کے اجلاس ہوا کرتے ۔ گویا یہ مسجد دارالشریعت دارالعلوم (یونیورسٹی) دارالقضاء (عدالت عالیہ) اور دارالعسکر تھی ۔

القصہ اس مسجد مقدسہ کی فضیلت و عظمت کا کون اندازہ کر سکتا ہے ۔ جسکی بنیاد خود حضور سید المرسلین و خاتم النبیین علیہ افضل الصلوٰت و اکمل التحیات نے اپنے دست اقدس سے رکھی ہو اور متواتر دس سال کی طویل مدت تک آپنے احکم الحاکمین کے حضور نمازیں ادا کی ہوں ۔ کیونکہ ! اللہ رب العزت عز شانہ کے بعد تمام فضیلتیں اور عظمتیں اس کے محبوب و حبیب علیہ افضل الصلوٰۃ و اکمل التحیات کے لئے ہیں ۔ باقی ہر ایک کی فضیلت نسبتی ہے جتنی زیادہ نسبت حضور صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے ساتھ ہے اتنی ہی اس کی فضیلت ہے ۔

حجاج کرام کیلئے مکہ معظمہ میں ایک راہنما کتاب

"حیات سرمدی المعروف انوار کعبہ"

کعبہ مقدسہ کی تاریخ اور طریقہ حج

چالیس پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر حاصل کریں

جماعت خدام اہل سنت رجسٹرڈ ۔ احمد منزل سٹریٹ نمبر ۲ مین بازار منصور آباد فیصل آباد

Marfat.com

عشق و محبت کی

آ کہ ہم ! نقوش کف پائے نبوی کو !
منزل کا نشاں دیتا ہے ہر نقش قدم اللہ

تابناک یادگاریں

جن کو شمع رسالت کے پروانوں نے چودہ سو سال سے زندہ و تابندہ رکھا ہے

مدینۂ منورہ کی دیگر

مسجدیں

جو مشاہدہ گاہ انوار مصطفوی ہیں

۱- مسجدِ قباء (دین اسلام کی پہلی مسجد)

مسجد قبا، مدینہ منورہ کے جنوب میں دو میل کے فاصلے پر ہے۔

حضور سید الانبیاء علیہ افضل الصلوٰۃ و اکمل التحیات کے دست اقدس سے تعمیر ہونے والی مسجدوں میں سے یہ سب سے پہلی مسجد ہے ہجرت کے موقع پر سب سے پہلے مدینہ منورہ میں آپ نے محلہ قباء میں دار کلثوم بن الہدم و سعد بن خیثمہ میں ۱۲ ربیع الاوّل کو نزول فرمایا تو آپ نے محلہ قباء میں دین اسلام کی پہلی مسجد "قباء" کی بنیاد کا پہلا پتھر اپنے دست اقدس سے رکھا اور پھر حضرت ابوبکر، عمر اور دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کو حکم دیا۔ کہ ایک ایک پتھر ترتیب سے رکھیں۔ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم بذات خود پتھر اٹھاتے رہے۔

اسی مسجد کے متعلق اللہ رب العزت نے فرمایا "لمسجد اسس علے التقویٰ من اول یوم" (البتہ مسجد وہ ہے کہ جس کی بنیاد پہلے دن ہی تقویٰ پر رکھی گئی) قبلہ بیت المقدس کی طرف رکھا گیا۔ مسجد قباء کا طول و عرض ۶۶ گز رکھا گیا۔ بعض کا خیال ہے یہ رقبہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے اضافہ کے بعد ہوا۔ تحویل قبلہ کے بعد مسجد کا قبلہ بھی کعبہ معظمہ کی طرف کر دیا گیا۔ (ایک گز برابر ایک ہاتھ)

Marfat.com

۸۷ھ تا ۹۳ھ حضرت عمر بن عبد العزیز نے مسجد نبوی کی تعمیر کے ساتھ مسجد قبار کی تعمیر بھی کی ۴۳۵ھ میں ابو یعلی الحسینی نے مسجد میں محراب تعمیر کرائی ۵۵۵ھ میں جمال الدین اصفہانی نے مسجد قبار کا تجدید کی اور ۶۸۱ھ ۷۳۳ھ اور ۸۴۰ھ میں

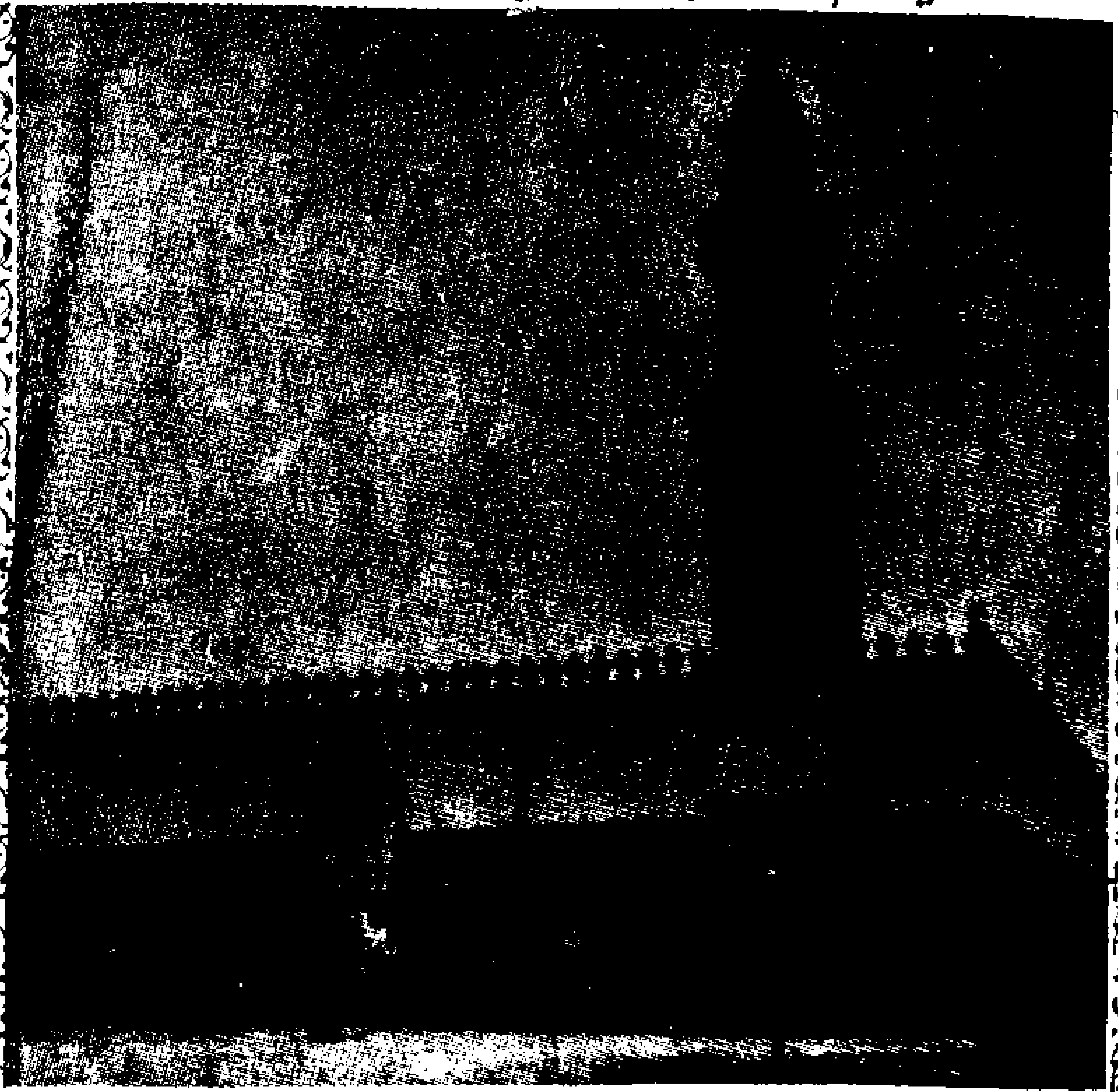

مسجد قباء

بھی مرمت ہوتی رہی ۸۸۱ھ میں قائتبائے شاہ مصر نے مسجد کی تجدید کی اور محراب و منبر تعمیر کرایا ۱۲۴۵ھ میں سلطان محمود شاہ عثمانی نے مسجد کو نئے سرے سے تعمیر کرایا ۱۳۷۱ھ میں شاہ عبد العزیز نے مسجد کی تعمیر میں حصہ لیا۔ اور پھر ۱۳۸۷ھ میں شاہ فیصل بن عبد العزیز نے مسجد کی تعمیر و تجدید زرکثیر سے کرائی۔

سعد بن خیثمہ کا گھر مسجد قبار کے قبلہ کی طرف اور جنوب میں دار کلثوم بن الہدم ہے۔ اس جگہ آجکل مدرسہ قبار تعمیر ہو گیا ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

کا مصلیٰ مبارک اس مسجد میں تیسرے ستون کے پاس ہے جبکہ پرانے راستہ سے آیا جائے۔

فضائل

۱ — اللہ رب العزت نے اس مسجد مبارک کے متعلق ارشاد فرمایا "لمسجد اسس علی التقوی من اول یوم" (البتہ یہ مسجد ہے کہ جس کی بنیاد پہلے دن ہی تقویٰ پر رکھی گئی) اسی لیے اسکا نام مسجد تقویٰ بھی ہے۔

۲ — حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا کی زیارت کیلئے کبھی سوار اور کبھی پیدل تشریف لے جاتے۔ ایک روایت ہے کہ ہر دو شنبہ کر تشریف لے جاتے۔ ۱۷ رمضان المبارک کو بھی ضرور تشریف لے جاتے۔

۳ — سعد بن ابی وقاص ؓ سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا مسجد قبا میں دو رکعت ادا کرنا مجھے بیت المقدس کی دو مرتبہ زیارت سے زیادہ محبوب ہے۔

۴ — ترمذی شریف کی روایت ہے "الصلوٰۃ فی مسجد قباء کعمرۃ" (مسجد قبا میں نماز پڑھنا عمرہ کے برابر ہے)

۵ — مسجد کے صحن میں جو چبوترہ ہے یہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی بیٹھی تھی

۶ — حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دن اس مسجد میں تشریف لائے اور فرمایا خدا کی قسم! اگر یہ مسجد اطراف عالم کے کسی دور دراز گوشہ میں بھی ہوتی تو بھی ہم اس کی طلب میں ہوتے۔ پھر خود جھاڑو سے صفائی کی۔ حالانکہ خادموں نے اپنی خدمات پیش کی تھی۔

۲- مسجد جمعہ

محلہ قبا میں کم و بیش چودہ دن قیام فرمانے کے بعد حضور خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام جمعۃ المبارک کو مدینہ منورہ کی طرف متوجہ ہوئے۔ ابھی آپؐ قبیلہ بنی سالم بن عوف میں پہنچے تھے کہ جمعہ کی نماز کا وقت ہوگیا۔ آپؐ نے جمعۃ المبارک

Marfat.com

کی نماز اسی جگہ ادا فرمائی جہاں بعد میں مسجد تعمیر کی گئی مدینہ منورہ میں سب سے پہلا جمعہ یہیں ادا کیا گیا۔ مسجد کا طول تقریباً ۲۶ فٹ اور عرض ۲۰ فٹ ہے

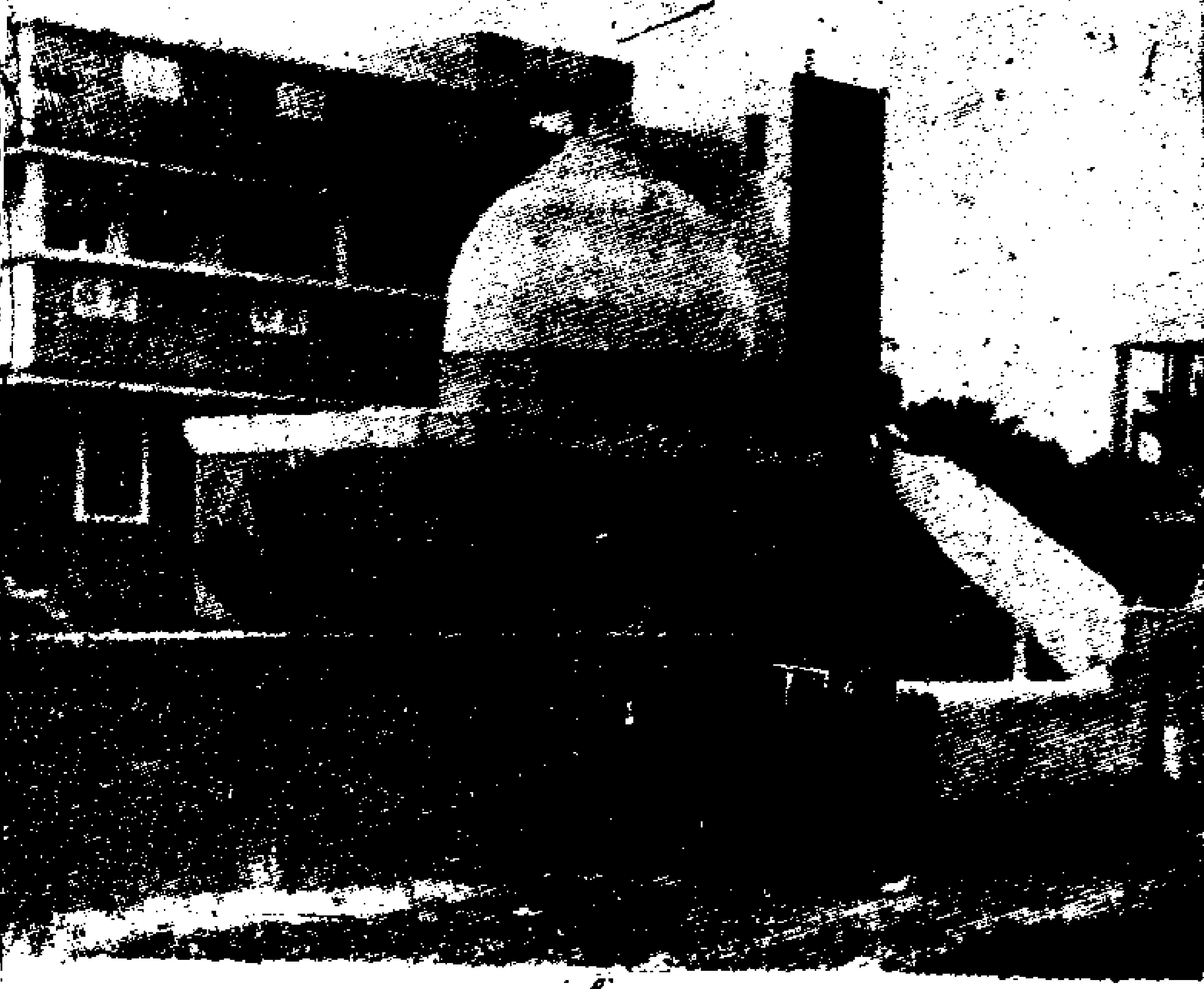

مسجد جمعہ

ایک طویل مدت کے بعد سلاطین آلِ عثمان میں سے سلطان بایزید یلدرم سنہ ۸۹۶ھ تا سنہ ۹۱۸ھ نے اس مسجد کی تعمیر میں نہایت نفاست سے کام لیا اور منقش سنگ مرمر لگوائے اس مسجد کو مسجد وادی اور مسجد عاتکہ بھی کہتے ہیں۔

۳۔ مسجد قبلتین

مساجدِ فتح کے مغربی جانب نصف میل یا کچھ کم فاصلہ پر وادی عقیق اور بیر رومہ (رومہ نامی کنواں) کے نزدیک واقع ہے۔ قبیلہ بنی سلمہ میں آپ کی ازواج میں ام سلمہؓ کی مزاج پرسی کے لئے وہاں تشریف لے گئے۔ اسی دوران کھانے کا وقت ہو گیا پھر ظہر کا وقت ہوا (بقول بعضے عصر کا وقت تھا) تو نماز کے لئے مسجد میں تشریف لائے

Marfat.com

دو رکعت پڑھ چکے تو نماز کی حالت میں تحویل قبلہ کی وحی آ پہنچی آپ نماز ہی کی حالت میں بیت المقدس سے کعبہ معظمہ کی طرف پھر گئے۔

مسجد قبلتین

شاہین الجمالی۔ نے ۸۹۳ھ میں مسجد کو تعمیر کرایا۔ اور پھر ۹۵۰ھ میں سلطان سلیمان اعظم عثمانی نے منقش پتھروں سے بہترین تعمیر کرائی جو اب تک قائم ہے۔

۴۔ مسجد مصلیٰ العید (مسجد الغمامہ)

یہ مسجد مدینہ منورہ سے باہر مصری دروازہ کے مغربی جانب اس جگہ پر واقع ہے جہاں کہ معظمہ کا قافلہ آتا ہے۔ ۲ھ میں حضور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں پہلی دفعہ عید کی نماز یہیں پڑھی تھی۔ ایک دوسری روایت کے مطابق جہاں پہلی بار نماز عید پڑھی گئی۔ وہ حکیم بن العدار کے مکان کے قریب تھی کہ باب السلام سے اس جگہ کا فاصلہ ۵۰۰ گز ہے اب وہاں پر ایک مسجد ہے جو مسجد مصلےٰ کے نام سے مشہور ہے

Marfat.com

اسی مقام پر ایک دوسری مسجد ابوبکر ہے یہ ایک زمانہ بعد منہدم ہو گئی تھی۔ بعد میں اس مسجد کی تجدید کر کے اس کے اردگرد رباط تعمیر کر کے پانی بھی جاری کیا اور سبزہ زار بنا دیا ہے اس کے نزدیک ہی مسجد علی ہے اس کا صحن بہت کشادہ ہے کہتے ہیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے محاصرہ کے زمانہ میں یہیں سکونت پذیر ہو گئے تھے۔ علامہ سمہودی کا بیان ہے کہ یہی مصلیٰ العید تھا۔

ان تینوں مساجد کی تعمیر حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے کرائی تھی کیونکہ پہلے مصلیٰ العید کھلی جگہ پر بغیر چھت سے تھا۔ یہ منبر وغیرہ بعد میں بنایا گیا۔ آٹھویں صدی ہجری میں سلطان حسن حنید قلاؤون نے تینوں مساجد کی تجدید کرائی۔ تیرھویں صدی ہجری میں سلطان عبد المجید عثمانی نے مسجدوں کی عمارتیں تعمیر کرائیں۔ اور پھر چودھویں صدی ہجری کے شروع میں سلطان عبد الحمید ثانی نے تعمیر مساجد میں کافی حصہ لیا اب سعودی حکومت نے بھی کافی کام کرایا ہے۔

مسجد مصلیٰ کی قبلہ کی دیوار پر ذیل کی عبارت منقش ہے:

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم انما یعمر مساجد اللہ الآیۃ اللّٰھم شفع النبی فی مجددہ السلطان عبد المجید خان عز نصرہ"۔

مصلیٰ شریف کی فضیلت اور اس کے قریب دعا کی اجابت میں حدیث وارد ہے:

"ما بین بیتی ومصلائی روضۃ من ریاض الجنۃ" (جو فاصلہ میرے مکان اور میرے مصلیٰ کے درمیان ہے وہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔)

(جذب القلوب)

اسی وجہ سے سرور دین و دنیا صلی اللہ علیہ وسلم کا اکثر و بیشتر ورود ہوا کرتا تھا جب کبھی آپ سفر سے واپس تشریف لاتے تو اسی مصلیٰ پر رو بقبلہ ہو کر دعا فرمایا کرتے تھے نجاشی شاہ حبشہ کی غائبانہ نماز جنازہ بھی آپ نے اسی مصلیٰ پر پڑھی تھی استسقاء کی نماز بھی یہیں ادا فرمائی۔ آپ کے بعد تقریباً آٹھویں صدی ہجری کے آخر تک نماز عید یہیں پڑھائی جاتی تھی۔

Marfat.com

۵۔ مسجد البقیع

جنت البقیع کے دروازے سے باہر نکلیں تو یہ مسجد داہنے ہاتھ ہے مشہد عقیلؓ اور امہات المؤمنینؓ کے مزارات مغرب کی طرف ہیں بظاہر یہ مسجد ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مسجد ہے۔ حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تشریف لاکر نماز ادا فرمایا کرتے تھے۔

۶۔ مسجد الفتح

مسجد ابوبکرؓ، مسجد عمرؓ، مسجد علی المرتضیٰؓ، مسجد سلمان فارسیؓ، مسجد فاطمہؓ

ان تمام مساجد کو الفتح کہا جاتا ہے

مسجد الفتح بلند جگہ پر جبل سلع کے مغربی جانب قطعہ پر واقع ہے رقبہ ۲۶×۱۰ فٹ ہے اسی کو مسجد الاحزاب اور مسجد اعلیٰ بھی کہا جاتا ہے۔ مسجد الفتح کے قبلہ کی جانب مسجد سلمان فارسیؓ اس کے پیچھے مسجد علی المرتضیٰؓ اور پہاڑ کی جڑ میں سب سے چھوٹی مسجد قبلہ کی جانب مسجد ابوبکر صدیقؓ ہے۔ ان مسجدوں کے نام رکھنے کی وجہ یہ ہوئی کہ جنگ احزاب کے دوران حضرات کے مقام ان جگہوں پر تھے۔ اور حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پاس تشریف لاکر نماز ادا فرمائی۔

ان مسجدوں کی تعمیر عمر بن عبدالعزیزؒ نے کی تو طویل زمانہ کے بعد سیف الدین حسین ابی الہیجا جو عبیدمین کے وزراء میں سے تھا اس نے مسجد اعلیٰ کو ۵۷۵ھ میں اور دوسری دو مسجدوں کی ۵۷۶ھ میں تجدید کرائی لیکن مسجد ابوبکر صدیقؓ کو متاخرین میں سے کسی نے ہاتھ نہ لگایا تو بعض لوگوں نے ۹۸۲ھ میں اس کی تعمیر کرائی۔

احمد بن حنبلؒ نے ثقہ روایات سے جابرؓ سے روایت کی کہ مسجد فتح میں نبی آخر الزماں صلے اللہ علیہ وسلم نے غزوہ احزاب (خندق) کے موقع پر متواتر تین دن دو شنبہ، سہ شنبہ اور چہار شنبہ کے دن دو نمازوں کے درمیان دعا فرمائی اور قبولیت کی بشارت پائی۔ اسی لئے حضرت جابرؓ فرماتے ہیں "جب مجھے کوئی سخت حاجت پیش آتی ہے اس وقت مسجد فتح میں جاکر دعا کرتا ہوں اور اجابت کی بشارت پاتا ہوں۔"

Marfat.com

ابن زبالہ کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احزاب کے دن بددعا فرمائی کیونکہ خطرے کیوجہ سے آپ نماز ظہر عصر اور مغرب ادا نہ کر سکے قبولیت دعا کے بعد مغرب کے بعد سب نمازوں کو پڑھا۔ یہ آخری غزوہ تھا جس میں کفار قریش مکہ سے مدینہ پر حملہ آور ہوئے آپ کی دعا کے بعد حق تعالیٰ نے ایک تیز آندھی بھیجی کفار اسکو برداشت نہ کر سکے اور سخت تباہی کے بعد واپس ہوئے۔ کہ پھر مدینہ منورہ کیطرف منہ کرنے کی جرأت نہ کر سکے سورۂ احزاب میں اس واقعہ کی تفصیل موجود ہے۔

سید سمہودیؒ کے مطابق آپ کی دعا کی اصل جگہ مسجد فتح میں درمیانی ستون ہے لیکن کچھ دوسری روایتوں کے مطابق حضورؐ کا قیام مغرب کی جانب بہت قریب تھا آپکی دعا یہ تھی: "اللّٰھم لک الحمد ھدیتنی من الضلالۃ فلا مکرم لمن اھنت ولا مھین لمن اکرمت ولا معز لمن اذللت ولا مذل لمن اعززت ولا ناصر لمن خذلت ولا خاذل لمن نصرت ولا معطی لما منعت ولا [redacted] حرمت ولا حارم لمن رزقت ولا رازق لمن خفضت ولا خافض لمن رفعت ولا خارق لمن سترت ولا ساتر لمن خرقت ولا مقرب لمن باعدت ولا مباعد لمن قربت یا صریخ المکروبین ویا مجیب المضطرین اکشف ھمی وغمی وکربی فقد تری حالی وحال اصحابی"۔

دعا کے ختم ہوتے ہی جبریل علیہ السلام نے آپ کو بمعہ اصحاب کے دشمن سے محفوظ کر دینے کی بشارت دی تو آپ نے فرمایا "شکرا لکا رحمتنی ورحمت اصحابی"

بیان کیا جاتا ہے کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو جب ہارون رشید کے شر و آفت سے خطرہ تھا۔ تو انھوں نے یہی دعا پڑھی تھی اور اسکے شر سے نجات پائی تھی۔

۷۔ مسجد بنی قریظہ

یہ مسجد، مسجد فضیخ کے شرقی جانب باغات کی انتہا پر واقع ہے۔ بنی قریظہ (یہودیوں کا قبیلہ) کا محاصرہ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا محاصرہ ۲۵ روز

Marfat.com

تک جاری رہا۔ اس کے پڑوس میں ایک عورت کے مکان میں آپ نے نماز ادا فرمائی تھی۔ ولید بن عبدالملک نے مسجد کی تعمیر کے وقت اس مکان کو بھی مسجد میں داخل کر لیا۔ یہ مقام مسجد کے شمال مغربی گوشہ میں ہے ایک مینار بھی تھا لیکن امتداد زمانہ کے ہاتھوں منہدم ہو گیا۔ ۹۱۰ھ تک مسجد کے آثار موجود تھے۔ اس کے بعد اس جگہ ایک چبوترہ بنا دیا گیا جو ابھی تک موجود ہے۔

۸۔ مسجد مشربہ اُمِّ ابراہیم

یہ مسجد بنی قریظہ کے شمال کی طرف حرۂ شرقیہ کے نزدیک واقع ہے جنگل میں بغیر چھت کے ایک احاطہ ہے۔ مشربہ سے مراد باغ ہے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی والدہ ماریہ قبطیہ کا یہاں باغ تھا یہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ولادت ہوئی۔ آپ نے یہاں نمازیں ادا فرمائی ہیں۔ بعد میں یہاں مسجد کا احاطہ بنا دیا گیا۔

۹۔ مسجد بنی ظفر

اس مسجد کو مسجد بغلہ بھی کہتے ہیں اور عوام الناس "سفرہ پیغمبر" کہتے ہیں یہ جنت البقیع کے مشرق کی طرف قبا کے راستہ پر واقع ہے۔ یہ راستہ فاطمہ بنت اسد اُمّ امیر المومنین علی رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ کے نام سے مشہور ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے صحابہ کرام جن میں عبداللہ ابن مسعود، معاذ بن جبل وغیرہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین شامل تھے کے ساتھ نماز ادا فرمائی۔ وہاں پر ایک پتھر رکھا تھا۔ آپ نے اس پر تشریف رکھی اور قاری کو قرآن مجید کی تلاوت کا حکم دیا۔

"بعض علمائے تاریخ نے لکھا ہے کہ جس عورت کے ہاں اولاد نہ ہوتی ہو وہ اس پتھر پر بیٹھے تو با اولاد ہوگی" (جذب القلوب)

بقول مطری اس مسجد کے قبلہ کی جانب کئی ایسے پتھر ہیں جن کے اوپر آپکے خچر کے

Marfat.com

نشانات ہیں۔ ایک پتھر پر کہنی کا نشان ہے مشہور ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پتھر پر اپنی کہنی مبارک رکھ کر ٹیک لگائی تھی۔ ایک دوسرے پتھر پر انگلیوں کے نشانات ہیں۔ مسجد کا رقبہ ۱۳ فٹ مربع ہے۔

مسجد کی محراب میں ایک پتھر پر نقش ہے" خلد اللہ ملک الامام ابی جعفر المستنصر باللہ امیر المومنین عمر سنة ثلاثین وستمائة "

۱۰۔ مسجد الاجابتہ یا مسجد بنی معاویہ۔

یہ مسجد جنت البقیع کے شمال میں شہداء کی قبور کے احاطہ کے بائیں جانب واقع ہے۔ بنی معاویہ اوس کا ایک قبیلہ تھا۔ صحیح مسلم کی روایت کے مطابق ایک روز حضور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر مسجد بنی معاویہ میں ہوا۔ تو آپ نے وہاں صحابہ کرام کے ساتھ دو رکعت نماز ادا فرمائی۔ نماز کے بعد لمبی دعا کی بعد میں فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے تین دعائیں کیں جن میں سے دو قبول ہو گئیں اور ایک سے منع فرما دیا گیا۔ میری اُمت قحط کی بلا سے ہلاک نہ ہو اور غرقابی سے ہلاک نہ ہو" یہ دو نو دعائیں قبول ہو گئیں لیکن تیسری دعا سے منع فرما دیا کہ میری اُمت میں خانہ جنگی نہ ہو"

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق غرقابی کی جگہ کافروں کو میری اُمت پر غلبہ حاصل نہ ہوگا۔ ذکر ہے آپ کا مصلیٰ محراب کے دائیں جانب نزدیک ہے"۔ بقول شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اس مسجد میں ذوق و لذت مشغولی عبادت کے بعد دعا، حضورؐ کے ذکر اس کے بعد مسجد سے باہر آنے پر یکایک گنبد خضرا پر نظر پڑنے سے اس کے مشاقوں کو حاصل ہوتا ہے اسکی صحیح کیفیت کا علم اس کے عملی تجربہ کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ دعاؤں کی اجابت کی وجہ سے اس مسجد کو مسجد الاجابتہ کہتے ہیں رقبہ ۳۲ × ۲۴ فٹ ہے یہ مسجد آل عثمان ترکیہ کی تعمیر کرائی ہوئی ہے

آرزو دارم کہ خاک آں قدم

طوطیائے چشم سازم دم بدم

Marfat.com

۱۱- مسجد طریق السافلہ

اس کو مسجد بحیرہ اور مسجد سجدہ بھی کہتے ہیں نیز یہ مسجد ابی ذر غفاریؓ کے نام سے بھی مشہور ہے۔ اگر آپ سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشہد کی طرف جائیں تو یہ مسجد شرقی راستہ کے داہنی طرف پڑے گی۔ حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کے مطابق وہ صحن مسجد نبوی میں لیٹے تھے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے باہر تشریف لے گئے میں بھی آپ کے پیچھے چل پڑا۔ آپ اسواف کے باغ میں اس جگہ تشریف لائے اور دو رکعت نماز کے بعد طوالانی سجدہ کیا اس طویل سجدہ سے گھبرا کر میں رونے لگا۔ کچھ دیر بعد آپ نے سر اٹھایا اور فرمایا کہ جبریل علیہ السلام وحی لائے کہ رب العزت فرماتا ہے کہ جو شخص آپ پر درود بھیجے میں اس پر درود بھیجتا ہوں، جو سلام بھیجتے ہیں میں بھی سلام بھیجتا ہوں" ایک روایت کے مطابق دس صلوٰۃ اور دس نیکیوں کا ذکر ہے اس نعمت پر میں نے اپنے رب کا شکر ادا کیا یہ مسجد چھوٹی ہے

۱۱۔ مسجد فضیح (مسجد الشمس)

مسجد قبا کے نزدیک مشرق کی جانب بلند مقام پر سیاہ پتھروں سے بنی ہوئی ہے۔ طول ۶۲ فٹ عرض ۱۳ فٹ ہے۔ جس وقت حضور سید الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کا محاصرہ کیا تھا تو اس جگہ چھ روز تک آپ نے نمازیں ادا فرمائی تھیں بعد میں وہاں مسجد تعمیر کر دی گئی روایت ہے کہ حضرت ابو ایوب اور دیگر انصار رضوان اللہ علیہم اجمعین اس جگہ بیٹھ کر فضیح (ایک مشروب) استعمال کیا کرتے تھے جب شراب کی حرمت نازل ہوئی تو اسوقت تمام فضیح اسی جگہ گرا دی گئی اسلیے اسکا نام مسجد فضیح مشہور ہوا۔ سورج کی دھوپ اونچی جگہ ہونے کی وجہ سے اس مسجد پر سب سے پہلے پڑتی ہے اس لیے اسکو مسجد الشمس بھی کہتے ہیں۔

Marfat.com

۱۳۔ مسجد بنی حرام

مساجد فتح کے درمیانی راستے میں سلع پہاڑ کا درہ ہے جب مدینہ منورہ سے باہر نکلیں تو داہنی طرف مسجد بنی حرام ہے بعض روایتوں کے مطابق حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تشریف لاکر یہاں بھی نماز ادا کی تھی۔ اس مسجد کو حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے تعمیر کرایا

۱۴۔ مسجد ذباب

اب اس مسجد کو مسجد الرایہؓ کہتے ہیں۔ یہ مدینہ منورہ سے شام کیطرف جانیوالے راستہ کے دائیں جانب ذباب پہاڑ پر واقع ہے۔ اس کی تعمیر بھی عمر بن عبدالعزیزؒ نے کی تھی۔ مسجد فتح اور اس کے درمیان سلع کا پہاڑ ہے مساجد فتح پہاڑ کے مغرب میں اور مسجد ذباب پہاڑ کے مشرق میں بلند مقام پر ہوادار اور منور ہے۔

شیخ عبدالحق محقق محدث دہلویؒ فرماتے ہیں "اس مسجد سے مدینہ منورہ اور روضہ اطہر کی طرف دیکھنے سے تجلی خاص اور مشاہدہ عجیب وارد ہوتا ہے حضور خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک کو روانگی کے وقت یہاں خیمہ لگایا اور یہاں نماز ادا فرمائی تھی۔ بعض روایتوں کے مطابق غزوہ خندق میں بھی آپؐ نے یہاں نماز ادا فرمائی تھی۔ اس وقت کی موجودہ عمارت امیر جانبک النیروزی ۸۱۶ھ کی تعمیر کردہ ہے۔ طول وعرض ۱۳ فٹ مربعہ ہے۔

۱۵۔ مسجد الفسیح

یہ مسجد جبل احد کے دامن میں سیدنا شہداء حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشہد کے شمال میں واقع ہے۔ آیۂ کریمہ یاایھا الذین آمنوا اذا قیل لکم تفسحوا فی المجالس (اے ایمان والو جب تم سے کہا جائے کہ کشادہ ہو کر مجلسوں میں بیٹھو آخر آیت تک .... اس مسجد کے متعلق نازل ہوئی)۔

Marfat.com

مطری اور ابن شیبہ کے مطابق جنگ احد سے فارغ ہو کر حضور سید الاولین والآخرین نے یہاں نماز ادا فرمائی تھی۔

۱۶۔ مسجد عینین

سید الشہداء حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشہد کے قبلہ کی جانب واقع ہے اس پہاڑ کو جبل الرمات کہتے ہیں غزوہ احد کے دن لشکر اسلام کے تیر انداز اسی جگہ کھڑے تھے۔ سید الشہداء کو وحشی کا حربہ اسی جگہ لگا تھا

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کے مطابق جنگ احد کے دن ظہر کی نماز پل کے نزدیک جبل عینین پر پڑھی گئی۔

۱۷۔ مسجد الوادی

یہ جبل عینین کے شامی کنارہ پر واقع ہے بقول مطری سید الشہداء حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کا مقام یہی ہے۔ حربہ لگنے کے بعد اول مقام سے اس جگہ آ کر گر پڑے تھے اس کے بعد بحکم سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم بطن وادی سے اٹھا کر آپ اپنے مشہد مقدس کی جگہ پر دفن ہوئے بعض اسکو مسجد عسکر بھی کہتے ہیں۔

۱۸۔ مسجد سقیار

سقیا لنویوں کے نزدیک یہ مسجد مکہ کے راستہ میں اطراف مدینہ میں ہے جو لوگ مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ حاضری کے لیے آتے ہیں۔ ان کے لیے پہلی متبرک زیارت یہی ہے۔ حضور امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے جابر العنبریہ کے نزدیک اس مقام پر نماز ادا فرمائی تھی۔ اہل مدینہ کے لیے دعائے برکت بھی یہیں کی تھی۔

ان مسجدوں کے علاوہ کچھ دیگر مساجد بھی تھیں امتداد زمانہ کے باعث ان کے نشانات باقی نہ رہ سکے۔

Marfat.com

کنوئیں

وہ زمین بوسہ گاہ جہاں بن گئی
تیری ہر رہ گذر کہکشاں بن گئی

یہ وہ مبارک و متبرک کنوئیں ہیں جو آج تک نسبت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے چودہ صدیوں کے طویل عرصہ میں ایک روشنی کے مینار ہی نہیں بلکہ عشق و محبت کی یادگار حیثیت سے زندہ و تابندہ ہیں۔ عربی میں کنوئیں کو "بئر" کہتے ہیں۔

۱۔ بیئر اریس

یہ مسجد قبا کے مغرب کی جانب ایک یہودی کے نام سے موسوم ہے جس کا نام اریس تھا۔ پہلے اس کنوئیں کا پانی بہت خراب تھا۔ روایات کے مطابق حضور خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کنوئیں میں اپنا لعاب دہن مبارک ڈالا تو اس کے پانی میں شیرینی اور لطافت عظیم پیدا ہو گئی۔ اس کنوئیں پر آپؐ نے وضو فرمایا اور نماز ادا فرمائی۔ ایک موقع پر آپ اسی کنوئیں پر تشریف فرما تھے تو بالترتیب حضرت ابو بکر صدیق حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو جنت الفردوس کی بشارت دی۔

صحیح بخاری کے مطابق حضور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس میں جو انگوٹھی رہا کرتی تھی۔ وہ آپ کے بعد حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہم کے ہاتھوں میں رہی پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ آئی۔ ایک دن حضرت عثمانؓ اسی کنوئیں پر بیٹھے ہوئے تھے کہ انگوٹھی کنوئیں میں گر گئی۔ تین روز تک تلاش بسیار اور پانی نکالنے کے باوجود انگوٹھی نہ مل سکی انگوٹھی کا گرنا آپ کی خلافت کے چھ برس بعد واقع ہوا۔ اسی دن سے آپ کی خلافت میں فتنہ شروع ہو گیا۔

اس کنوئیں میں اتر کر وضو کرنے کیلئے سیڑھیاں بنی ہوئی تھیں۔ ۱۴۱۱ھ میں اسکی تجدید کی گئی۔ اب سیڑھیاں نہیں ہیں (اب اس میں پانی نہیں ہے)۔

Marfat.com

۲ - بیرِ غرس

یہ کنواں مسجد قبا کے مشرق میں تقریباً نصف میل کے فاصلے پر ہے کنویں میں اُترنے کیلئے زینہ بھی ہے. حضور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے پانی سے وضو فرماکر بقیہ پانی کنویں میں ڈال دیا اور اکثر آپ اس کنویں سے پانی منگواکر پیتے اور وضو بھی فرماتے تھے. آپ نے اس کنویں کو بہشت کے کنوؤں سے فرمایا ہے. آپ نے وصیت فرمائی تھی. کہ مجھ کو وصال کے بعد سات مشکیزے پانی بیرِ غرس سے لاکر غسل دینا. ۸۸۱ھ میں اسکی تجدید ہوئی تھی. اسکا قطر ۱۳ فٹ اور گہرائی بھی اتنی ہی ہے.

۳ - بیرِ رُومہ

یہ کنواں کافی بڑا ہے یہ مسجد قبلتین کے شمال میں وادی عقیق میں واقع ہے' یہ کنواں بنی غفار کے ایک شخص کی ملکیت تھا جو ایک مشکیزہ ایک مُد (غلہ یا پینے کا پیمانہ) کے عوض دیتا تھا - مدینہ منورہ میں پانی کی قلت دیکھ کر حضور امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص بیرِ رومہ کو خرید ے وہ جنت میں سیراب ہوگا" تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ۳۵۰۰۰ یا ۲۰۰۰۰ درہم میں خرید کر اہلِ مدینہ کیلئے وقف کردیا. یہ ایک عمدہ لطیف اور شیریں پانی کا کنواں ہے قطر ۱۳ فٹ اور گہرائی ۸ فٹ ہے [illegible]ھ میں اس کی تعمیر نو تجدید ہوئی.

۴ - بیرِ بضاعہ

یہ کنواں مدینہ منورہ کے باب شام کے نزدیک واقع ہے. مشہد سید الشہدا حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے راستے جاتے وقت دائیں جانب ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیرِ بضاعہ پر تشریف لائے. اور ایک ڈول پانی سے وضو فرمایا اور بقیہ مع لعاب دہن مبارک کنویں میں ڈال دیا. آپ کے زمانہ میں جو شخص بیمار ہوتا

Marfat.com

اِس پانی سے غسل دینے کی برکت سے شفا ہو جاتی۔

۵۔ بیئرِ البصہ

یہ کنواں جنت البقیع کے قریب قبار کے راستہ میں بائیں طرف واقع ہے۔
بروایت ابن عدی ابی سعید خدریؓ وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بیئر البصہ پر گئے اُس کے پانی سے آپ نے سر مبارک دھویا اور غسالہ کو کنویں میں ڈال دیا اس کنویں کا پانی نزدیک ہے اور زینہ بھی ہے۔

۶۔ بیئر حاء

یہ کنواں مسجد نبوی کے شمالی جانب قلعہ کی دیوار کے متصل واقع ہے۔ اگر قلعہ کی دیوار نہ ہوتی تو یہ کنواں مسجد نبوی کے بہت ہی نزدیک ہوتا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اوقات وہاں درختوں کے سایہ میں تشریف رکھتے اور پانی پیتے تھے ابوطلحہ انصاریؓ کی ملکیت تھا اُن کے صدقہ کے بعد پھر حضرت حسانؓ کا بھی حصہ تھا۔ انھوں نے حضرت معاویہؓ کے ہاتھ بیچ دیا۔ وہاں حضرت معاویہؓ نے اپنا محل بنوایا بعد میں ابوجعفر منصورؒ نے بھی محل بنوایا۔ اب یہ کنواں ایک چھوٹے سے باغ میں ہے پانی نہایت شیریں ہے۔
نزدیک ایک چھوٹی مسجد بھی ہے۔

۷۔ بیئر العہن

یہ کنواں مسجد قبا کے مشرق کی طرف ایک بڑے باغ میں ہے وہاں پر سبزہ اور درخت بہت ہیں۔ حضور سرور دین و دنیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یہاں تشریف لاکر اس کے پانی سے وضو فرمایا اور نماز ادا فرمائی۔

حرم نبیؐ کے زائر! ہمہ دم تری زباں پر
بہ ادب درود آئے، بہ ادب سلام آئے

Marfat.com

سلام تجھ پر ہو اے جنت البقیع مدام !
کہ تیرے ذروں سے شمس و قمر ہیں شرمندہ

جنّت البقیع

اہل بقیع کی زیارت سنت نبوی ہے، قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے کہ جنّت البقیع میں دس ہزار سے زائد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین مدینہ منورہ میں فوت ہوئے سبھی تقریباً یہیں دفن ہوئے اِن کے علاوہ کثیر تعداد اہلِ بیت اور تابعین تبع تابعین کی بھی یہیں مدفون ہے۔

کثیر تعداد کی حتمی جگہ معلوم نہیں !

جب زیارت کے لئے دروازے پر پہنچیں تو مستحب ہے "السلام علیکم یا اہل القبور!" پڑھ کر یہ دعا پڑھیں " اللھم اغفر لاھل البقیع الغرقد اللھم لا تحرمنا اجرھم ولا تفتنا بعدھم واغفرلنا ولھم " اس کے بعد گیارہ مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھ کر اسکا ثواب اہلِ بقیع کو ہدیہ کریں اور اپنا منہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی رض کی جانب کریں۔ جو دروازے کے متصل بائیں جانب مدفون ہیں اور ختم زیارت بھی انھیں پر ہونا چاہیئے۔

بعض کا خیال ہے کہ آئمہ اہلِ بیت سے شروع کیا جائے اور دار العقیل کے نزدیک ایک چھوٹی مسجد رہی ہے جس کو موقف النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہتے ہیں کیونکہ آپ نے یہیں کھڑے ہو کر اہلِ بقیع کے لئے دعا کی تھی۔ اسکے بعد امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ عنہ بعد میں فاطمہ بنت اسد (والدہ مکرمہ حضرت علی رض) اس کے بعد سیدنا ابراہیم بن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پھر امہات المومنین کے مقامات مقدسہ کی زیارت کرے پھر حضرت عباس رض اور حضرت صفیہ رض (آپ حضور کی پھوپھی) کی زیارت کرے۔

کچھ دوسرے علماء کا خیال ہے کہ ابتدا، سیدنا ابراھیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

سے کی جائے کہ ان کے ساتھ ان کی بہنیں بھی مدفون ہیں چونکہ یہ لوگ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے جزو شریف ہیں۔ اس لئے دوسروں کو ان پر مقدم کرنا مناسب نہیں ہے۔

بقول شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ وقوف موقفہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سعادت کی حصول یابی اور آپ کی اتباع اور اطاعت کی شرف یابی کے باوجود اگر اس دربار کے مقربان کی زیارت کا بھی قصد کر لیا جائے تو یہ عمل زیادتی خیر و برکت اور ثواب کا باعث ہوگا۔ ایک روایت کے مطابق بقیع کے مقبرہ سے ستر ہزار آدمی بغیر حساب جنت میں جائیں گے۔ دوسری روایت کے مطابق ایک لاکھ کا ذکر آیا ہے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ قیامت کے دن سب سے پہلے سیدالاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم اپنی روضہ اطہر سے باہر تشریف لاویں گے۔ پھر حضرت ابوبکرؓ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہم اس کے بعد اہل بقیع اور پھر اہل مکہ...... جو بقیع میں دفن کیا جائے گا۔ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے ممتاز ہوگا۔

اب ان قبروں کا ذکر ہوگا جن کی جگہ اور سمت کا تعین ہو سکتا ہے۔ گو کہ اب قبروں کے نشانات عموماً ختم کر دیئے ہیں پھر بھی اندازہ دیا جاتا ہے۔

۱۔ **قبر عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ**۔ یہ سب سے پہلے صحابی ہیں جو بقیع میں مدفون ہوئے۔ آپ نے ان کی پیشانی پر بوسہ دیا اور ان کو مقدمۃ الجیش کیا۔ آپ کی قبر دارالعقیل کے شرقی جانب ہے شعبان ۳ھ میں دفن ہوئے۔

۲۔ **قبر حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ** آپ نے اپنی حیات میں حضرت عائشہ صدیقہؓ نے حجرہ شریف میں دفن کرنے کی اجازت لے لی تھی۔ لیکن آپ کے شہادت کے وقت باغی مصریوں نے وہاں دفن کرنے سے روکا۔ بلکہ جنت البقیع میں بھی دفن کرنے سے مانع ہوئے۔ اس لئے رات کو جنت البقیع کے مشرق میں ایک باغ میں مدفون ہوئے۔ بعد میں حضرت معاویہؓ کے گورنر مدینہ مروان نے اس مقام کو بھی بقیع میں شامل کر دیا۔

۳۔ **قبر سیدنا ابراہیم بن رسول اللہ علیہ وسلم**۔ آپ کی قبر مقدس حضرت عثمان بن مظعونؓ کے نزدیک ہے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست اقدس سے قبر پر

Marfat.com

مٹی ڈالی بعد ازاں پانی چھڑکا اس سے پہلے کسی قبر پر پانی نہیں چھڑکا گیا تھا اور سنگ ریزے بھی بچھائے

۴۔ قبر حضرت رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی قبر مقدس بھی حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ، کے قریب ہے۔

۵۔ قبر ام کلثوم بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مقابر مبارکہ بھی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کے پاس ہیں۔

۶۔ قبر فاطمہ بنت اسدؓ والدہ مکرمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کی قبر مبارکہ اسی جگہ کے نزدیک ہے آپ کی قبر مبارکہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لیٹے اور اپنا پیراہن شریف ان کے کفن میں داخل کرایا تاکہ ان کو آتش دوزخ نہ چھوئے اور قبر میں امان ملے اور قبر کے سرہانے بیٹھ کر فرمایا: "یا امی بعد امی"

روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پانچ قبروں میں لیٹے۔

۱۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا جن کی قبر شریف مکہ معظمہ ہے ۲۔ حضرت خدیجہؓ کے صاحبزادے ۳۔ حضرت عبداللہ بن المزنی جن کو ذوالنجادین کہتے ہیں۔ ۴۔ ام رومان والدہ مکرمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، ۵۔ حضرت فاطمہ بنت اسد والدہ مکرمہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔

۷۔ قبر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ، یہ قبر بھی حضرت عثمان بن مظعون کے پاس ہے۔

۸۔ قبر سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ابن شیبہؓ کے مطابق وہ خود اپنی قبر کی جگہ حضرت عثمان بن مظعون کے قریب متعین کر گئے تھے۔ لہٰذا آپؓ کو وہیں دفن کیا گیا۔

Marfat.com

۹۔ قبر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

آپؓ کی وصیت کے مطابق ۳۲ھ میں حضرت عثمان بن مظعونؓ کے قریب دفن ہوئے

۱۰۔ قبر ابن حذافۃ السہمی رضی اللہ عنہ

آپ مہاجرین اوّلین اور اصحاب البحرتین اور حضرت حفصہؓ بنت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پہلے شوہر تھے۔ ماہ شوال ۳ھ میں انتقال ہوا اور حضرت عثمان بن مظعونؓ کے قریب دفن ہوئے۔

۱۱۔ قبر حضرت فاطمہ زہرا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سیدۃ النساءؓ کا حلیہ کمال آپ کی حیات میں اجنبیوں سے پوشیدہ تھا اس طرح آپکی قبر مبارک کا تعین حتمی طور پر نہ ہونے کی وجہ سے پوشیدہ ہے کیونکہ آپ کی تدفین رات کے وقت حضرت علی المرتضٰی اور چند اہل بیت نے کی۔ بعض کا خیال ہے کہ آپ کی قبر مقدس بھی اہل بیت سے بہت قریب ہے۔ ایک قول کے مطابق قبہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے نزدیک آپکی قبر ہے۔ واللہ اعلم

۱۲۔ قبر امام المسلمین حضرت حسنؓ بن علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ

آپ کی قبر مقدس اہل بیت کے پاس ہے

ان قبور مقدسہ کے علاوہ امام زین العابدینؓ اور امام جعفر صادقؓ ایک ہی قبر میں مدفون ہیں اس کو قبہ عباس کہتے ہیں۔ حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کی قبر مقدسہ قبہ عباس میں ہے۔ حضرت صفیہ بنت عبد المطلب (پھوپھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کی قبر مبارک اس گلی کے آخر پر ہے جو بقیع کو جاتی ہے۔

ازواج مطہرات رضی اللہ عنہا کی تمام قبور مقدسہ دار عقیل کے نزدیک مشہور معروف ہیں۔ تابعین میں حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی قبر بھی بقیع کے درمیان میں ہے۔

Marfat.com

اقامت گاہیں جہاں
حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی سکونت رہی

۱۔ دارِ کلثوم بن الہدمؓ و سعد بن خیثمہؓ

مکہ معظمہ سے ہجرت کے وقت مدینہ منورہ میں آپؐ کا پہلا نزول محلہ قبا میں بنی عمرو بن عوف سے سرداران دار کلثوم بن الہدم و سعد بن خیثمہؓ میں ۱۲ ربیع الاول بروز دوشنبہ ہوا۔ یہاں تقریباً چودہ دن قیام کے دوران مسجد قبا تعمیر ہوئی۔

سیرت ابن ہشام کے مطابق دار کلثوم بن الہدم حضورؐ کی اقامت گاہ تھی اور دار سعد بن خیثمہ میں مجلس ہوا کرتی تھی پہلی تعمیر زمانہ جاہلیت کی تھی۔ اور تقریباً نویں صدی ہجری تک یہ متبرک مقامات اُسی حالت میں رہے۔ آج کل دار کلثوم بن الہدم و سعد بن خیثمہ کی جگہ مدرسہ قباء ابتدائیہ تعمیر کیا گیا ہے۔

۲۔ دارِ ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالٰی عنہ

محلہ قبا میں قیام کے بعد حضور سید الاولین والآخرین علیہ افضل الصلوات واکمل التحیات کا دوسرا قیام حضرت ابو ایوب انصاری خزرجی نجاریؓ کے مکان پر ہوا۔ بنی نجار آپؐ کے دادا عبدالمطلب کے ننہال بھی تھے۔ جیسے کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے حضرت ابو ایوب انصاریؓ کا مکان وہی تھا جو تبعؔ نے یہودی عالم شامول کے لئے بنوایا تھا اور اپنی عاجزی سے ایمان لانے کا اظہار کر کے شفاعت کی درخواست لکھ کر اس کے سپرد کی تھی۔

حضرت ابو ایوب انصاری اسی یہودی عالم شامول کی اکیسویں پشت سے تھے جنھوں نے وہ عرضداشت حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرنے

Marfat.com

کا اعزاز و شرف حاصل کیا مسجد نبوی کے بعد حجرات کی تعمیر تک سات ماہ تک آپ کا قیام اسی مکان میں رہا۔ اور اس دوران بنو نجار نے شرف مہمانی کا حق ادا کرکے دنیا اور آخرت میں سرخروئی حاصل کرلی۔

دارِ ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ مسجد نبوی کے جنوب مشرق میں ہے اس کے جنوب میں دارِ جعفر صادق اور مغرب میں سڑک ہے۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے بعد مغیرہ بن عبدالرحمن نے ایک ہزار دینار میں خرید کر اہل بیت کو دے دیا۔ ملک شہاب الدین غازی بن ملک العادل نے یہاں مدرسہ شہابیہ تعمیر کرایا۔ پھر تیرھویں صدی میں اس جگہ مسجد تعمیر کی گئی۔ دیوار پر منقش پتھر پر ذیل کی عبارت کندہ ہے:۔

"ھذا بیت ابی ایوب الانصاری موفد النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام فی سنۃ ۱۲۹۱ھ"۔

۳۔ دار عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ

مسجد نبوی کے جنوب میں دار آل عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ یا دار عبداللہ بن عمر واقع ہے جو اصل میں ام المومنین حضرت حفصہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا حجرہ مقدسہ تھا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تعمیر کرایا تھا۔ ولید بن عبدالملک کی تعمیر مسجد نبوی کے وقت اس کے حکم کے مطابق عمر بن عبدالعزیز نے باقی حجرات امہات المومنین کو تو مسجد میں شامل کرلیا لیکن آل عمر بن الخطاب کے لئے کچھ چھوڑ دیا۔

منبر شریف
اور
گنبد خضرا
کا اندرونی منظر

الروضة الشريفة

Marfat.com

مدینہ منورہ کے پہاڑ

۱۔ جبل اُحد

"ھذا جبل یحبنا ونحبہ" "یہ ایک پہاڑ ہے جو ہم کو محبوب رکھتا ہے ہم اسکو۔"
یہ فرمان نبوی صحیحین میں موجود ہے۔ بخاری شریف میں ہے:

"ھذا جبل یحبنا ونحبہ علی باب من ابواب الجنۃ وھذا عیر جبل یبغضنا ونبغضہ علی باب من ابواب النار"۔ یہ ایک پہاڑ ہے جو ہم کو محبوب رکھتا ہے اور ہم اس کو محبوب رکھتے ہیں یہ پہاڑ جنت کے دروازوں میں ایک دروازہ ہے اور عیر پہاڑ جو ہم کو دشمن رکھتا ہے اور ہم اُس کو دشمن رکھتے ہیں۔ وہ جہنم کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے"۔

عیر پہاڑ مدینہ منورہ کے جنوب میں محلہ قبا کے آگے واقع ہے۔ اور جبل اُحد مدینہ منورہ کے شمال میں دو میل سے کچھ زائد فاصلہ پر ہے اسکی لمبائی تقریباً ۔۶۵ گز تقریباً پونے چار میل شرقاً غرباً واقع ہے۔

بقول مشہور جب حضرت موسیٰ علیہ السلام حج کے لئے تشریف لائے تو واپسی پر حضرت ہارون علیہ السلام کا وصال اسی پہاڑ پر ہوا۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جبل اُحد پر ان کو دفن کیا۔ جبل اُحد پر ایک مسجد ہے جو پچھلے زمانہ میں بعض غرباء نے بنائی تھی۔ اس پہاڑ کے بعض غاروں میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جانے کا ذکر کیا جاتا ہے ایک دوسرے مقام پر آدمی کے سر کے برابر پتھر ہیں اس پر ایک نشان ہے جس کے متعلق مشہور ہے کہ وہاں آپ نے نشست فرمائی تھی۔ اور سر اقدس کو وہاں رکھا تھا۔

کفر و اسلام کی دوسری مشہور جنگ "جنگ احد" یہیں ہوئی تھی جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ یہ پہاڑ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔ اسی لئے منافقوں

Marfat.com

کی جماعت یہاں پہنچنے سے پہلے ہی عبداللہ بن ابی کی زیر سرکردگی واپس مدینہ منورہ چلی گئی کیونکہ جبلِ احد صدیقین و محبوبین کا مقام ہے "[1]

جبلِ احد پر ہی شہدائے احد کی قبور مقدسہ ہیں۔ جن میں سید الشہداء حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ، حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ اور دیگر کثیر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہیں جن کی تعداد ایک قول کے مطابق ستر ہے۔ چھیالیس سال بعد نالوں میں سیلاب آنے کی وجہ سے بعض قبریں کھل گئیں تو مشاہدہ ہوا کہ ان کے کفن بمعہ اجسام مثل غنچۂ گل تر و تازہ تھے۔ بعض کو دیکھا کہ ان کے ہاتھ زخم پر رکھے ہوئے تھے۔ اور ان کے ہاتھ زخم سے علیحدہ کرنے پر تازہ خون جاری ہوتا اور جب ہاتھ چھوڑ دیتے تو پھر وہیں پہنچ جاتا[2] اور آیت کریمہ "ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتاً بل احیاءٌ عند ربھم یرزقون" کی تفسیر ظاہر ہوئی۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال شہدائے احد کی قبور پر تشریف لے جاتے اور فرماتے "سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار" اور آپ نے فرمایا کہ جو شخص ان شہداء کے اوپر سے گذرے اور ان پر سلام بھیجے تو یہ لوگ قیامت تک اس پر سلام بھیجتے رہیں گے۔

۲۔ جبلِ سلع

مساجد فتح کے درمیانی راستے میں سلع پہاڑ ہے

غار سلع

سلع پہاڑ کے درہ کے قریب ایک غار ہے جو ایام خندق میں سردار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے مشرف ہو چکا ہے۔ اسی غار میں آپ نے امت کے بخشوانے کیلئے طویل سجدہ کیا تھا

---

[1] جذب القلوب [2] جذب القلوب۔

Marfat.com

زیارت گنبدِ خضراء

ادب گاہیست زیرِ آسماں از عرش نازک تر ؛ نفس گم کردہ می آید جنید و بایزیدؒ اینجا

قرونِ اولیٰ کے علمائے راسخین کے سرخیل قاضی القضاۃ حافظ ابوالفضل عیاض الحصبی اندلسی مالکی رحمۃ اللہ علیہ شفاء شریف میں رقم طراز ہیں :-

"روضہ اطہر کی زیارت ملتِ مسلمہ کے افراد کے لئے عزت و شرف کا ہی سبب نہیں بلکہ تمام علمائے امت کا اس پر اجماع ہے کہ یہ عزت و شرف مسنون بھی ہے"

مدبّر فقیہہ امام محدث تقی الدین سبکی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا شفاء السقام میں میں آیہ کریمہ : ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاوٗک فاستغفروا اللّٰہ واستغفر لھم الرسول لوجدوا اللّٰہ توابًا رحیمًا ۔ کے ضمن میں نورانی بیان ہے :-

"اس آیت میں من حیث المجموع یہ بات ثابت ہے اور آیت کریمہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضری دی جائے اور ان کے پاس استغفار کی جائے اور اُن سے مغفرت طلب کی جائے ۔ اور اگر یہ آیت صرف اُن کی زندگی میں ہی قابلِ عمل تھی تو آپ کے پردہ فرمانے کے بعد بھی بہ وجہ عظمتِ شان قابلِ قبول اور قابلِ عمل ہے ۔ چونکہ یہ آیت تعلیق پر دلالت کرتی ہے اسلئے حاصلِ کلام یہ نکلا کہ جو شخص بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوگا اس کے لئے آپ ضرور اللہ رب العزت سے مغفرت کی دعا فرمادیں گے وہ شخص چاہے پہلے آیا ہو یا آپ کی حیاتِ ظاہری کے بعد ۔ کیونکہ اس آیت میں عمومیت رکھی گئی ہے خصوصیت نہیں ۔ چنانچہ علماء نے فرمایا کہ جو مؤمن بھی روضہ اطہر پر حاضری کے وقت یہ آیت ولو انھم الخ تلاوت کرے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ضرور اس کے لئے مغفرت طلب فرمادیں گے اور اللہ تعالیٰ ضرور اس کی توبہ قبول فرمادیں گے"

Marfat.com

زائرین روضۂ اطہر گنبد خضرا کیلئے

بشارتیں

شفاعت کی خوشخبری

۱۔ "من زار قبری وجبت لہٗ شفاعتی" (دار قطنی، بیہقی)
جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کی شفاعت میرے لئے واجب ہو گئی۔

۲۔ من زار قبری حلت لہٗ شفاعتی"۔ (دار قطنی، بزاز)
جس نے میری قبر کی زیارت کی اسکی شفاعت میرے لیے حلال ہو گئی (طبرانی)

۳۔"من جاءنی زائرا لا تحملہٗ حاجۃ الا زیارتی کان حقا علی ان اکون لہٗ شفیعا یوم القیٰمۃ"
جو کوئی میری قبر کی زیارت کے لئے آیا اور اسکے سوا اسکی کوئی حاجت نہ تھی تو مجھ پر اس کا حق ہے کہ میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں۔

۴۔"من زار قبری او من زارنی کنت لہٗ شفیعا او شھیدا" (ابو داؤد، طیالسی)
جس نے میری قبر کی زیارت کی یا میری زیارت کی میں اس کے لئے شافع بنوں گا یا گواہ بنوں گا۔

روزِ قیامت ہمسائیگی کی خوشخبری

"من زارنی متعمدا کان فی جواری یوم القیٰمۃ" (ابو جعفر عقیلی)
جس نے قصداً میری زیارت کی قیامت کے دن وہ میری ہمسائیگی میں ہوگا۔

حیاتِ ظاہری میں زیارت کی خوشخبری

"من زارنی بعد موتی فکانما زارنی فی حیاتی" (دار قطنی)

Marfat.com

جس نے میری وفات کے بعد میری زیارت کی اُس نے گویا میری زندگی میں ہی میری زیارت کی۔

۲- "من زارنی بعد موتی فکانما زارنی وانا حیّ" (یعقوبی ابو الفتوح)

جس نے میری وفات کے بعد میری زیارت کی تو گویا اُس نے میری ایسی زیارت کی کہ میں زندہ ہوں۔

۳- "من حج فزار قبری بعد وفاتی فکانما زارنی فی حیاتی" (دار قطنی)

جس نے حج کیا اور میری قبر کی زیارت کی تو گویا اُس نے میری زندگی میں میری زیارت کی

حج کے بعد روضۂ اطہر کی زیارت نہ کرنیوالوں کو تنبیہہ

"من حج البیت ولم یزرنی فقد جفانی" (کامل ابن عدی)

جس نے حج بیت اللہ کیا اور میری زیارت نہیں کی اُس نے مجھ پر ظلم کیا۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور علمائے اُمت کے ارشادات و معمولات

۱- دیکھنے والوں نے دیکھا ہے کہ جب حضرت انس رضی اللہ عنہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوتے تو دست بدعا ہو کر اسطرح منہمک ہو کر کھڑے ہوتے کہ دیکھنے والوں کو بعض اوقات یہ شبہ ہونے لگتا کہ وہ مصروف نماز ہیں۔ پھر سلام عرض کر کے واپس ہوتے تھے۔ (شفا شریف)

۲- حضرت نافع مولیٰ (غلام) فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے آقا حضرت عبداللہ ابن عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سینکڑوں مرتبہ دیکھا ہے کہ جب وہ بارگاہِ رسالت میں حاضری دیتے تو مواجہ شریفہ میں کھڑے ہو کر عرض کرتے۔

"السلام علی النبی السلام علی ابی بکر السلام علی ابی"۔ سلام ہو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر، سلام ہو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر اور سلام ہو میرے والد بزرگوار

Marfat.com

پر، اُن کا معمول یہ تھا کہ وہ منبر شریف پر جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوتے تھے اُس جگہ کو پہلے ہاتھ لگاتے پھر چہرہ وہاں مَس کرتے (شفا شریف شفاء السقام)

۳ — صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا معمول تھا کہ جب وہ مسجد نبوی میں حاضر ہوتے تو منبر شریف کے اس جوڑ کو جو مرقد شریف سے متصل ہے اس کو اپنے ہاتھوں میں لیتے اور قبلہ رُخ ہو کر دعائیں کرتے تھے۔ (شفا شریف)

۴ — حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی پردہ پوشی کے بعد مؤذنِ رسول حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالٰی عنہ شام چلے گئے اور کافی عرصہ تک مدینہ شریف واپس نہیں آئے تو ایک رات آپ کو خواب میں امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" اے بلال! یہ کیا جفا ہے کہ تم ہماری زیارت کے لئے نہیں آتے حضرت بلال رضی اللہ عنہ غمگین و افسردہ اٹھے فوراً رخت سفر باندھا اور مدینہ منورہ پہنچ کر روضہ اطہر پر حاضری دی اور خوب روئے اور چہرہ کو روضہ اقدس پر مَلا۔ (شفا شریف، شفاء السقام، جذب القلوب)

۵ — میسرہ ابن مسروق جو بیت المقدس سے مدینہ منورہ آئے انھوں نے حضرت ابو عبیدہ بن جراح کی استدعا پر اُن کی طرف سے روضہ اطہر پر سلام کیا (شفاء السقام)

۶ — حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے کثیر دفعہ شام سے اپنے قاصد کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے روضہ اطہر پر اس غرض سے بھیجا کہ اُن کی طرف سے سلام عرض کرے۔ (شفاء السقام)

۷ — ابراہیم بن بشار کہتے ہیں کہ میں نے ایک سال حج کیا تو مدینہ منورہ میں روضہ اطہر پر حاضری دی اور بارگاہ سید الانبیاء میں حاضری دی اور سلام عرض کی تو میں نے وعلیکم السلام کی صدا اندرونِ حجرہ مبارکہ سے سنی۔ یہ اتنا بڑا فضل ہے کہ اگر دنیا کی تمام دولت بھی اللہ کی راہ میں لٹا دی جائے تو اس فضل کے مقابلے میں پرکاہ بھی نہیں۔ مؤلف) (شفاء السقام ۶۰)

۸ — ائمہ حدیث کے معتمد امام ابو بکر بیہقیؒ فرماتے ہیں کہ ایک ایسا مسلمان جو

Marfat.com

روضۂ اطہر کی زیارت کرتا ہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اس کے سلام کا جواب بھی دیا جاتا ہے جو باعث عزت و شرف ہے۔ (شفاء السقام)

۹ — امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے خلیفہ ابو جعفر منصور عباسی نے دریافت کیا کہ میں روضۂ اطہر پہ استقبال قبلہ کر کے دعا کروں یا آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رخ کروں" تو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا "رخ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے ہرگز نہ پھیر کہ یہی روز قیامت تیرا اور تیرے باپ آدم علیہ السلام کا اللہ تعالیٰ کے حضور وسیلہ ہے بلکہ اپنا رخ روضۂ اطہر کی طرف کر اور شفاعت طلب کر بے شک اللہ تعالیٰ شفاعت قبول فرمائے گا۔
الآیۃ " ولو انہم اذ ظلموا ... الخ (مشفاء السقام)

۱۰ — امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت ایوب سختیانی روضۂ اطہر کے پاس تشریف لائے اور بالکل قریب ہو کر قبلہ کی طرف پیٹھ کر لی اور روضۂ اطہر کے پاس شدت سے رونے لگے (شفاء السقام)

اس ضمن میں تمام اقوال و آثار کا یہ کتابچہ متحمل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے طوالت کے خوف سے انہی پر اکتفا کیا جاتا ہے!

علمائے امت مسلمہ نے اپنے اقوال و افعال کے تواتر سے ثابت کر دیا ہے۔ کہ کوئی نعمت منجملہ نعمت ہائے دنیوی و اخروی اور کوئی عمل بعد از فرائض و واجبات " زیارت گنبد خضرا" کی برابری نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اللہ رب العزت جل جلالہ کی جلالت و عظمت کے بعد تمام فضیلتیں اس کے محبوب و حبیب حضور سید الاولین والآخرین صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ہیں۔

لہٰذا ہم پر واجب ہے کہ ہم اس ذات بابرکات کیساتھ اپنی حقیقی محبت و الفت کا ثبوت عملی طور پر پیش کرنے کیلئے اس عظیم آستانہ (گنبد خضرا) پر حاضر ہونیوالوں میں شامل ہوں اللہ رب العزت ہم سب مسلمانوں کو زیارت گنبد خضراء نصیب فرمائے! آمین

آرزو دارم کہ خاک آں قدم
توتیائے چشم سازم دم بدم

Marfat.com

آدابِ مدینہ منوّرہ

ع خوشا وقتے کہ چشم از سوادش سرمہ چیں گردد!

بکارِ وارِ عشق و محبت جب ذوالحلیفہ سے تھوڑا آگے آئے گا تو مدینہ طیبہ کی آبادی نظر آنے لگے گی اور ہر مومن مسلمان کی آنکھ کا نور اور دل کا سرور، جہاں کی حاضری مومنین کی عمر بھر کا ماحصل ہے ___ یعنی "گنبدِ خضرا" سبز آبگینے کی طرح آبادی کے بالکل وسط میں آپ کی خوش نصیب آنکھوں کے سامنے ہوگا۔ اس وقت پورے جوش و جذب، جذب و کیف، کیف و محبت اور رقت کے ساتھ درود و سلام حضور سیّد الاوّلین والآخرین کی بارگاہ میں پیش کیجیے!

الصّلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ!

الصّلوٰۃ والسلام علیک یاحبیب اللہ!

پھر پڑھے "اللّٰھم صلّ علٰی سیّدنا محمّد وآلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلّم اللّٰھمّ ھٰذا حرم نبیّک فاجعلہ لی وقایۃً مّن النّار واماناً مّن العذاب وسوٓء الحساب"۔

پھر اگر ڈرائیور راضی ہو جائے تو وادیٔ عتیق (بیرِ عروہ) سے احترامِ نبوی کے لئے پیدل چل کر اللہ تعالیٰ کے محبوب کے محبوب شہر میں عاجزی و نیازمندی کی مرکب کیفیات سے حرمِ نبوی میں داخل ہو جائیں۔ کیونکہ ؎

جائے سرست ایں کہ تو پا مے نہی! پائے نہ بینی کہ کجا مے نہی!

مستحب ہے کہ مدینہ منورہ کے داخلے سے پہلے اچھی طرح غسل کرے مسواک کرے اور حسبِ توفیق اچھا لباس پہنے اگر لباس سفید ہو تو بہتر ہے اور شہر میں داخلے کے

Marfat.com

وقت یہ خیال ذہن میں رکھے یہ سرزمین حضور خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے قدوم میمنت لزوم سے سرفراز ہوئی ہے اس لئے پورے ادب واحترام سے شہر میں داخل ہوتے وقت پڑھے :

" بسم اللہ ما شاء اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ رب ادخلنی مدخل صدق واخرجنی مخرج صدق واجعل لی من لدنک سلطانا نصیرا حسبی اللہ امنت باللہ توکلت علی اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ اللّٰھم انی اسألک بحق السائلین علیک بحق ممشائی ھذا الیک فانی لم اخرج بطرا ولا اشرا ولا ریاء ولا سمعۃ اخرجت اتقاء سخطک وابتغاء مرضاتک اسألک ان تبعدلی من النار وان تغفرلی ذنوبی انہ لا یغفر الذنوب الا انت ."

مدینہ منورہ کے قیام کے دوران موقعہ کو غنیمت جان کر زیادہ وقت مسجد نبوی کے اعتکاف اور صحبت اور حاضری و زیارت روضہ اطہر میں صرف کرنے کی کوشش کرے . اگر مسجد شریف میں رہے تو روضہ اطہر سے نظر نہ ہٹائے . اور اگر مسجد سے باہر ہو تو "گنبد خضرا" پر نہایت خضوع و خشوع سے نظر رکھے . کیونکہ جو نورانیت و ذوق گنبد خضرا کی طرف شہر کے باہر سے دیکھنے میں عاشقان و مشتاقان پائے جاتے ہیں اسکا ادراک انہی پر موقوف ہے .[1]

دوران قیام مدینہ کار خیر و صدقات مدینہ منورہ کے باشندوں کے لئے وقف کرنے اور مدینہ منورہ کے ہر باشندہ کو عزت واحترام سے دیکھے . کہ یہ سب اس دربار گوہر بار سے نسبت رکھتے ہیں . اور بالفاظ "شفا شریف" وہ مقامات جہاں حضرت جبرائیل و میکائیل علیہ السلام آتے رہے . جہاں سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عزیز اوقات بسر فرمائے وہ مساجد و مکان جہاں وحدانیت اور اسلام کے درس دیئے گئے ان مقامات کی آج بھی عزت و توقیر لازم ہے اور ان مقامات مقدسہ کی ہوائیں سونگھی جانی ضروری ہیں اور ان مقامات کے در و بام کی زیارت قلب و روح کا سرمایہ حیات ہے .

---

[1] - جذب القلوب .

دیگر مقامات کا ذکر گذشتہ اوراق میں حتی المقدر تفصیلاً کیا گیا ہے جن میں مسجدیں اقامت گاہیں، کنویں، جنت البقیع، احد وغیرہ شامل ہیں۔

آدابِ مسجد نبوی و روضۂ اطہر

ز مہجوری برآمد جانِ عالم ؎ ترحم یا نبی اللہ ترحم!

مسجد نبوی کی بنیاد خود سید الاولین والاخرین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دستِ اقدس سے رکھی اور متواتر دس سال کی طویل مدت تک اس مسجد میں اللہ تعالےٰ کی واحدانیت کا درس دیا اور اس مسجد کا ایک ایک انچ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش پا سے مزین ہوا۔ اس کا ادب احترام ہر مومن کے ایمان کا طرۂ امتیاز ہے۔

آرزو دارم کہ خاکِ آں قدم ؎ طوطیائے چشم سازم دم بدم

مسجد میں داخل ہونے سے پہلے غسل کرے یا مکمل طہارت یا وضو ہو، داخل ہوتے وقت پہلی مرتبہ باب السلام میں داہنے قدم سے داخل ہوں اور یہ دعا پڑھیں:

بسم اللہ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ رب ادخلنی مدخل صدق و اخرجنی مخرج صدق واجعل لی من لدنک سلطاناً نصیراً۔ وقل جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقاً۔ اللھم انت السلام ومنک السلام والیک یرجع السلام فحینا ربنا بالسلام وادخلنا دار السلام تبارکت ربنا وتعالیت یاذا الجلال والاکرام اللھم افتح لی ابواب رحمتک وارزقنی من زیارۃ رسولک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ما رزقت اولیاءک واھل طاعتک وانقذ من النار۔ واغفرلی وارحمنی بسم اللہ والسلام علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

اس کے بعد مسجد شریف میں داخل ہوتے وقت مقام شریف کے وقار اور عظمت کا خیال دل میں رکھے۔ اور نہایت ہی ادب کے ساتھ عظمت محمدیؐ اور مشاہدہ جمال احمدیؐ یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات و موجودگی کا پختہ اعتقاد دل

Marfat.com

میں رکھتے ہوئے محراب نبوی (مصلّٰے نبوی) کے نزدیک داہنی طرف تحیۃ المسجد کی نیت سے دو رکعت نماز ادا کریں۔ قرأت لمبی کرنے کی بجائے فاتحہ کے بعد سورۃ کافرون اور سورۃ اخلاص پر اکتفا کریں اگر مصلّٰی شریف کے نزدیک جگہ نہ ملے تو حتی الامکان اس مقام کے قریب جو جگہ ملے وہاں پڑھ لیں۔

بعض علما نے تحیۃ المسجد پر زیارت روضۂ اطہر کی تقدیم کو جائز رکھا۔ بہر حال تحیۃ المسجد کے بعد زیارت روضۂ اطہر کی طرف متوجہ ہو اور اس مقام کے آداب کی رعایت رکھتے ہوئے ظاہری و باطنی خشوع اور عاجزی و انکساری کا اظہار کرے۔ علمائے حنفیہ نے لکھا ہے کہ پشت قبلہ کی طرف کرکے چہرۂ انور کے سامنے (لکھتے ہیں کہ حجرہ شریف میں چہرۂ انور کے مقابل دیوار میں ایک چاندی کی میخ لگی ہوئی ہے۔ یہیں تانبے کی جالی لگی ہے) کھڑے ہوں کہ پہلے بزرگوں کے کھڑے ہونے کی جگہ (حجرات کو مسجد میں شامل کرنے سے پہلے) یہی مقام تھا۔ سلف صالحین کا وقوف بھی اسی پر منقول ہے۔

دل میں یہ خیال کرکے کہ حضور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم حاضری سے مطلع ہیں اور بقول جامی رحمۃ اللہ علیہ

آرزوی جنت الماوٰی بروں کردم ز دل

جنتم ایں بس کہ بر خاک درت ماوا کنم

ان تمام آداب کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے کہ آواز حد اعتدال (نہ بہت پست نہ بہت بلند) میں بحضور خواجہ کونین صلی اللہ علیہ وسلم سلام عرض کرے۔

السلام علیک ایہا النبیّ الکریم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ تین بار کہے۔ پھر السلام علیک یا رسول اللہ! السلام علیک یا نبیّ اللہ! السلام علیک یا سیّد المرسلین! السلام علیک یا خاتم النبیّین!۔

بعض بزرگان سلف مثل حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے نزدیک اختصار پسندیدہ ہے ہوسکتا ہے کہ یہ اختصار اس کے لئے ہو جسکو عموماً حاضری نصیب ہوتی رہتی ہو۔ وہ مشتاق کہ جس کا قلب ولہ شوق سے پُر اور سینہ عمر بھر کی جدائی کا داغ لئے ہوئے ہے اور بہت ہی محنت طلب مسافتوں کے بعد دربار حبیبؐ میں پہنچا ہو وہ کیسے اختصار کر

Marfat.com

سکتا ہے۔ بہرحال پورے ذوق و شوق اور خضوع و خشوع سے اور آپ کے توسل و شفاعت و استعانت میں نہایت انکساری سے یہ آیہ کریمہ .... بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہ ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاؤک فاستغفروا اللہ واستغفر لھم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیماہ پڑھ کر یہ ہدیہ سلام پیش کرے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ السَّيِّدُ الْكَرِيْمُ وَالرَّسُوْلُ الْعَظِيْمُ الرَّؤُفُ الرَّحِيْمُ ط وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا وَحَبِيْبَنَا وَقُرَّةَ اَعْيُنِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ط اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ ط اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا جَمَالَ مُلْكِ اللّٰهِ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ يَا نُوْرَ عَرْشِ اللّٰهِ ط اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللّٰهِ ط اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَفِيْعَ الْمُذْنِبِيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ ط اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ اَرْسَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ط وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ حَقِّكَ الْعَظِيْمِ ط وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ط اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ابْنِ هَاشِمٍ ط يَا طٰهٰ يَا يٰسٓ يَا بَشِيْرُ يَا سِرَاجُ يَا مُنِيْرُ يَا مُقَدَّمَ جَيْشِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَهَادِيْنَا يَا سَيِّدِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ جِئْتُكَ هَارِبًا مِّنْ ذَنْبِيْ وَمِنْ عَمَلِيْ وَمُسْتَشْفِعًا وَّمُسْتَجِيْرًا

Marfat.com

بِكَ اِلٰی رَبِّیْ فَاشْفَعْ لِیْ یَا شَفِیْعَ الْاُمَّةِ یَا کَاشِفَ الْغُمَّةِ
یَا سِرَاجَ الظُّلْمَةِ اَجِرْنِیْ بِہٖ لِیَا اللّٰہُ مِنَ النَّارِ ط یَا نَبِیَّ الرَّحْمَةِ
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط اَتَیْنٰکَ زَائِرِیْنَ وَقَصَدْنَاکَ رَاغِبِیْنَ
وَعَلٰی بَابِکَ الْعَالِیْ وَاقِفِیْنَ وَبِحَقِّکَ عَارِفِیْنَ فَلَا تَرُدَّنَا
خَائِبِیْنَ وَلَا عَنْ بَابِ شَفَاعَتِکَ مَحْرُوْمِیْنَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ
اللّٰہِ ط اَسْئَلُکَ الشَّفَاعَةَ وَاَسْئَلُ اللّٰہَ تَعَالٰی لَکَ الْوَسِیْلَةَ
وَالْفَضِیْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِیْعَةَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ وَالْحَوْضَ
الْمَوْرُوْدَ وَالشَّفَاعَةَ الْعُظْمٰی فِیْ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ وَیَوْمِ الْمَشْهُوْدِ ط
اَنْتَ الْحَبِیْبُ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ ط اَنْتَ الشَّفِیْعُ یَا شَفِیْعَ اللّٰہِ ط
اَنْتَ الْمُشَفَّعُ اَنْتَ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُکَ عِنْدَ الصِّرَاطِ
اِذَا مَا زَلَّتِ الْقَدَمُ اَشْهَدُ اَنَّکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط قَدْ بَلَّغْتَ
الرِّسَالَةَ وَاَدَّیْتَ الْاَمَانَةَ وَنَصَحْتَ الْاُمَّةَ وَکَشَفْتَ
الْغُمَّةَ وَجَلَیْتَ الظُّلْمَةَ وَجَاهَدْتَّ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ حَقَّ
جِهَادِہٖ وَعَبَدْتَّ رَبَّکَ حَتّٰی اَتَاکَ الْیَقِیْنُ ط جَزَاکَ اللّٰہُ
تَعَالٰی عَنَّا وَعَنِ الدِّیْنِ وَعَنِ الْاِسْلَامِ خَیْرَ الْجَزَاءِ
وَنَسْئَلُکَ الشَّفَاعَةَ اَنْ تَشْفَعَ لَنَا عِنْدَ اللّٰہِ یَوْمَ الْعَرْضِ
یَوْمَ الْفَزَعِ الْاَکْبَرِ یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا
مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ ط اِشْفَعْ لَنَا وَلِوَالِدِیْنَا وَلِاَوْلَادِنَا
وَلِاَزْوَاجِنَا وَلِاِخْوَانِنَا وَلِاَخَوَاتِنَا وَلِمَشَائِخِ طَرِیْقَتِنَا
وَمَشَائِخِ اَوْرَادِنَا وَلِاَسَاتِذَتِنَا وَلِجِیْرَانِنَا وَلِمَنْ اَوْصَانَا

Marfat.com

وَقَلَّدْنَا عِنْدَكَ بِدُعَاءِ الْخَيْرِ عِنْدَ الزِّيَارَةِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سُلْطَانَ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ ۔ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلٰى اٰلِكَ وَذُرِّيَّتِكَ فِيْ كُلِّ اٰنٍ وَّلَحْظَةٍ عَدَدَ كُلِّ ذَرَّةٍ ذَرَّةٍ اَلْفَ اَلْفَ مَرَّةٍ مِّنْ عُبَيْدِكَ ______ یہاں اپنا نام لیں ______ يَسْأَلُكَ الشَّفَاعَةَ فَاشْفَعْ لَهٗ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ ۔ سورۃ فاتحہ ایک بار، سورۃ اخلاص تین بار پڑھے اس کے بعد اپنی مادری زبان میں دعا کیجئے۔ درود اکبر بھی پڑھیے۔

پھر اگر کسی عزیز یا دوست نے سلام پیش کرنے کی درخواست کی ہو تو کہے السلام علیك یا رسول اللہ من ______ دوست کا نام ______ اس سے فارغ ہو کر ایک ہاتھ داہنی طرف ہٹے اور بارگاہ صدیقی (سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) میں ہدیہ سلام عرض کرے۔ السلام علیك یا ابی بکر الصدیق یا صفی رسول اللہ وثانیہ فی الغار جزاك اللہ عن امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خیرا - یا یہ سلام عرض کریں۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا اَبَابَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلَى التَّحْقِيْقِ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ مَنْ اَنْفَقَ مَالَهٗ كُلَّهٗ فِيْ حُبِّ اللّٰهِ وَحُبِّ رَسُوْلِهٖ حَتّٰى تَخَلَّلَ بِالْعَبَآءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكَ وَاَرْضَاكَ اَحْسَنَ الرِّضٰى وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَمَحَلَّكَ وَمَاْوَاكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَوَّلَ الْخُلَفَآءِ وَتَاجَ الْعُلَمَآءِ وَصِهْرَ النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ سورۃ فاتحہ و اخلاص پڑھیے

Marfat.com

اس کے بعد مزید ایک ہاتھ داہنی طرف ہو کر بارگاہِ فاروقی میں ہدیہ سلام عرض کریں
السلام علیک یا عمر الفاروق الذی اعز اللہ بہ السلام جزاک اللہ عن امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خیرا - یا یہ سلام عرض کرے۔

اَلسَّلَامُ یَا سَیِّدَنَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَاطِقًا بِالْعَدْلِ وَالصَّوَابِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَفِیَّ الْمِحْرَابِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُظْهِرَ دِیْنِ الْاِسْلَامِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُکَسِّرَ الْاَصْنَامِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُتَمِّمَ الْاَرْبَعِیْنَ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عِزَّ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِیْنَ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا الْفُقَرَآءِ وَالضُّعَفَآءِ وَالْاَرَامِلِ وَالْاَیْتَامِ ط اَنْتَ الَّذِیْ قَالَ فِیْ حَقِّکَ سَیِّدُ الْبَشَرِ لَوْ کَانَ نَبِیٌّ مِّنْ بَعْدِیْ لَکَانَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ط رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْکَ وَاَرْضَاکَ اَحْسَنَ الرِّضٰی وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَکَ وَمَسْکَنَکَ وَمَحَلَّکَ وَمَاْوٰکَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ثَانِیَ الْخُلَفَآءِ وَتَاجَ الْعُلَمَآءِ وَصِهْرَ النَّبِیِّ الْمُصْطَفٰی وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُهٗ - سورۃ فاتحہ و اخلاص اور دعا پڑھیے۔

بزرگان سلف سے منقول ہے کہ جو شخص روضۂ اطہر کے سامنے آیہ کریمہ ان اللہ وملٰئکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما۔ پڑھے اور پھر ستر مرتبہ صلی اللہ علیک یا رسول اللہ! کہے تو ایک فرشتہ آسمان سے آواز دیتا ہے صلی اللہ علیک یا فلاں آج کے دن تیری کوئی ایسی حاجت نہ رہے گی جو پوری نہ ہو!۔

پھر بہ نیت تبرک منبر شریف کے پاس (جو کہ آپ کی جائے نشست پر تعمیر ہوا ہے) بیٹھے اور دعا کرے کیونکہ اس جگہ دعا مقبول ہوتی ہے۔

مدینہ منورہ کے قیام کے دوران دیگر جگہوں (جن کی نسبت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے۔ اس سے پہلے بیان کی جا چکی ہیں) مثلاً جنت البقیع، مساجد، کنویں اور

Marfat.com

اقامت گاہوں کی زیارت بھی وقت نکال کر ضرور کریں اور کم از کم دو رکعت نفل بھی ضرور ادا کریں

جنت البقیع کے دروازے پر یہ سلام پڑھیں :-

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْبَقِيْعِ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ الرَّفِيْعِ ۔ اَنْتُمُ السَّابِقُوْنَ نَحْنُ اِنْشَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ ۔ اَبْشِرُوْا بِاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ ۔ اَنْسَكُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَشَرَّفَكُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِقَوْلِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔ سورۃ فاتحہ، اخلاص اور دعا پڑھیں ۔

جیسا کہ پہلے ذکر ہوا ہے کہ مدینہ منورہ میں قیام کے دوران زیادہ سے زیادہ وقت مسجد کے اعتکاف اور اسکی صحبت میں صرف کریں اور اپنے اوقات کو صوم و صلوٰۃ اور حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں سلام و درود میں مصروف رہے عبادت کے لئے زیادہ تر مسجد کے اس حصہ میں رہنے کی کوشش کریں جو زمانہ نبوت میں تھی۔ اگر مسجد شریف میں رہیں تو روضۂ اطہر سے نظر نہ ہٹائیں ہر وقت ذہن میں تصور رکھے کہ کس دربار گوہر میں حاضر ہے۔ دوسرے لوگوں پر جگہ تنگ نہ کرے بلکہ اگر کسی جگہ کی فضیلت حاصل کرنے کا شوق ہو تو پہلے آئے اور اس مقام ارفع اعلیٰ کے ادب و احترام پوری طرح ملحوظ خاطر رکھے۔ قرآن مجید کم از کم ایک دفعہ ضرور مسجد میں ختم کرے۔
جو شخص جتنی مرتبہ مسجد شریف کے اندر آئے زیارت روضۂ اطہر کرے اور صلوٰۃ وسلام پیش کرے۔ جمیع آداب و تعظیم کا لحاظ کر کے حضور کی محبت و طاعت، مع حفاظتِ قلب و اعضاء ظاہراً و باطناً یہ اعتقاد رکھے کہ میری عمر کی تمام کمائی یہی ہے اور لمحہ بھر بھی آپ کی نسبت و توجہ سے غافل نہ رہے اور طلب کی تشنگی کو کم نہ ہونے دے۔

Marfat.com

الوداع اے دیارِ رسولؐ الوداع !

مومن مسلمان روضہ اطہر سے جُدا ہونے کا خیال ہی دل میں نہیں لاتا اور ہر دم اِس حال میں رہتا ہے کہ ؎

سرم را مکن ز آستانت جُدا : کہ با آستانِ تو دارم سرے

لیکن ایک دن واپس ہونا ہی ہے آج رخصتی کا دن ہے۔ روضہ اطہر سے جدائی ہو رہی ہے۔ دل کی حالت عجب دگرگوں ہے کیوں نہ ہو جب لکڑی کا بنا ہوا حنانہ "ستون حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لمس اقدس کے فراق کی تاب لانے سے قاصر رہا۔ تو ایک مومن جو اِس در اقدس کی حاضری کی عمر بھر تمنا کرتا رہا ہو کی کیا حالت ہو گی ؟

واپسی کے وقت مسجد نبویؐ میں مصلیٰ النبیؐ کے زیادہ سے زیادہ نزدیک نماز و دُعا میں ہوں اِسکے بعد روضہ اقدس کی زیارت آداب کے موافق کرے اپنے اور اپنے عزیزوں دوستوں کے لیئے دونوں جہاں کی سعادت طلب کریں اور اس احقر کی حاضری کی منظوری کے لئے بھی دعا کریں اور پھر الوداعی سلام پڑھیں ؎

" الوداع یا رسول اللہ ! الوداع یا رسول اللہ ! الوداع یا رسول اللہ ، الفراق یا رسول اللہ ! الفراق یا رسول اللہ ! الفراق یا رسول اللہ ، الفراق یا حبیب اللہ ! یا نبی اللہ الامان یا حبیب اللہ ! "

اِسکے بعد اپنے اہل و عیال میں سلامتی سے پہنچنے کی دُعا کریں اور پھر یہ دعا پڑھیں ؎

" اللھم انا نسئلک فی سفرنا ھذا البر والتقوی ومن العمل ما تحب وترضی اللھم لا تجعل ھذا آخر العھد بنبیک ومسجدہ وحرمہ ویسر العود الیہ والعکوف لدیہ وارزقنی العفو والعافیۃ فی الدنیا والآخرۃ وردنا الی اھلنا سالمین غانمین - آمین "

بزرگانِ دین کا فرمان ہے کہ اگر ایسے وقت میں گریہ زاری کا غلبہ ہو تو یہ قبولیت کی علامت ہے بلکہ ہر حالت میں گریہ زاری ذریعۂ شوق و علامتِ امید تلافی سے ہے۔

تمت بالخیر

دعا جُو محمد یوسف بی اے نقشبندی

Marfat.com

تبلیغ دین ...

Marfat.com

فیصل آباد

ن - ۲۶۱۳۱

Marfat.com